Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

شمارہ 15

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

22 صفر 1425 ہجری 13 شہادت 1383 ہش 13 اپریل 2004ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیروعافیت ہیں۔ الحمدللہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور پرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان دنوں مغربی افریقہ کے تاریخ ساز دورے پر ہیں۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے نیز دورہ کی عظیم الشان کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں تو بہت دُعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے ہیں اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں

بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ یہ بدبخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے سے اور کبھی امید دینے سے اکثر لوگوں کو اپنے دام میں لے لیتی ہے اور یہ اسی میں مرتے ہیں۔ اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی۔ جب تک کہ اس نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دیں۔ اے نادان کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ کو بے ایمان کر کے ہلاک نہ کرے۔ اے نادان کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے۔ مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے۔ اور جس عیال کیلئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی مکاریوں سے ایک شیطان بن جاتا ہے۔ اس عیال کیلئے تو بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے اسلئے کہ خدا تیری پناہ میں نہیں کیونکہ تو پارسا نہیں۔ خدا تیرے دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے سو تو بے وقت مرے گا اور عیال کو تباہی میں ڈالے گا۔ لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا اور اس کے مرنے کے بعد کبھی وہ تباہ نہیں ہوں گے جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہیں وہ اگرچہ ہزار کوس پر بھی ہیں تاہم ہمیشہ مجھے لکھتے رہتے ہیں اور دُعائیں کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں موقع دے تا وہ برکات صحبت حاصل کریں۔ مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گزر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں اور ان کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جزام ہے۔ مَیں تو بہت دُعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں۔ اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دُعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا۔ اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہیں۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں۔ کیونکہ خدا اس جماعت کو ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونے سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جائیں کہ صرف دنیا ہی ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے نہ انکا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کیلئے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اسی میں رہتا اور اسی میں مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔ جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آ جاوے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے۔ میں اس شخص کو کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کیلئے ایک جماعت ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کرے گا جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر اور فریب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ شاید ان کے دلوں میں یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتیں اور رسالتیں سب انسانی مکر ہیں اور اتفاقی طور پر شہرتیں اور قبولیتیں ہو جاتی ہیں۔ اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہیں اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہیں جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لعنتی ہیں ایسے دل اور ملعون ہیں ایسی طبیعتیں۔ خدا ان کو ذلت سے مارے گا۔ کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہیں اور وہ جہنمی زندگی کے دن گزارتے ہیں اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے ان کے حصہ میں کچھ نہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین مطبوعہ قادیان صفحہ ۷۴ تا ۷۶ سن اشاعت ۲۰۰۳ء)

بنگلہ دیش بد قسمتی کی راہ پر

(۶)

گزشتہ گفتگو تک ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ بنگلہ دیش میں جو فتنہ آج احمدیوں کے خلاف اُٹھایا جا رہا ہے اور جس میں سب مکتبہ ہائے فکر کے علماء ایک ہو کر احمدیوں کو پاکستان کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دینے کیلئے احتجاج کر رہے ہیں۔ یہ فتنہ صرف احمدیوں تک ہی تھمنے والا نہیں ہے گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد یہ تشدد پسند ملا دوسرے فرقوں کی طرف نظریں اُٹھاتے ہیں اور ان کو بھی غیر مسلم قرار دینے اور ان کے خلاف بھی تشدد کی آگ بھڑکانے میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ پاکستان میں ایسا ہی ہوا پہلے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا پھر شیعوں کو اور ذکریوں اور اہل قرآن کو بھی غیر مسلم قرار دینے کیلئے شور اُٹھنے لگا۔ چنانچہ اب تک بیسیوں فسادات میں سینکڑوں شیعوں کا قتل ہو چکا ہے مختلف مسالک کے کئی علماء قتل کئے جا چکے ہیں شروع شروع میں اس کو جہاد کہا جاتا تھا لیکن اب جب ناک میں دم آگیا ہے تو انہی مجاہدین کو دہشت گرد کہا جانے لگا ہے۔

بنگلہ دیش کے انصاف پسند عوام کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ دن اُن پر بھی آنے والے ہیں احمدیوں کے بعد وہاں کے شیعہ اور دوسرے فرقوں کے عوام بھی وہی منحوس دن دیکھنے والے ہیں جبکہ مسجدوں اور امام باڑوں میں شیعوں اور سُنّیوں کا قتل ہوگا علماء و مشائخ بازاروں میں دن دہاڑے گولیوں سے بھونے جائیں گے۔ کیونکہ ہر مسلک کا فرد یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے مسلک والا کافر ہے اور اس کا قتل اسے درجہ "شہادت" عطا کر کے "ابدی جنتوں" کا وارث بنا سکتا ہے۔ اور اس کیلئے کتابوں کے حوالے اور علماء کے فتاویٰ موجود ہیں اور جگہ جگہ یہ بیانات بھی موجود ہیں کہ بعض فرقوں کا کفر تو قادیانیوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ پاکستان میں جماعت اسلامی کے ترجمان "تسنیم" نے اہل قرآن فرقہ کے متعلق لکھا تھا کہ:-

"اگر مشورہ دینے والوں کا مطلب یہ ہے کہ شریعت صرف اتنی ہی ہے جتنی قرآن میں ہے باقی اس کے علاوہ جو کچھ ہے شریعت نہیں ہے تو یہ صریح کفر ہے اور بالکل اسی طرح کا کفر ہے جس طرح کا کفر قادیانیوں کا ہے بلکہ کچھ اس سے بھی سخت اور شدید تر"۔ (بحوالہ مذہب کے نام پر خون صفحہ ۲۰۱)

اسی طرح بریلوی حضرات مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند کی نسبت لکھتے ہیں۔

"مسلمانو! دیکھو اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی ہے"۔

(دیوبندی مولویوں کا ایمان مصنفہ عبد المصطفیٰ ابو نجیٰ محمد معین الدین شافعی قادری رضوی)

پھر رسالہ مذکور کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

"مرزائیوں قادیانیوں کی طرح دیوبندیوں وہابیوں کے عقیدوں کا مختصر نمونہ"۔

پس ہر مکتبہ ہائے فکر کے علماء کے دوسروں کے خلاف ایسے خوفناک فتوے ہیں کہ یہ کہنا کہ صرف احمدیوں کو کافر قرار دے کر باقی مسلمان آرام کی زندگی بسر کر لیں گے صرف اور صرف دھوکہ اور فریب ہے بلکہ احمدیوں کو غیر مسلم کافر اور مرتد قرار دے کر تو باقیوں کو اس راستہ پر ہانکنے کیلئے راہ ہموار ہو جاتی ہے اور اس طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ہاتھوں کبھی قتل اور تشدد کا شکار ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کیلئے پاکستان کی سرزمین ایک بہترین مثال ہے۔

اس مقام پر پہنچ کر ایک صحیح سوچ رکھنے والا مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ علماء کے ان فتووں کو استعمال کر کے مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار کرنا کہیں اسلام مخالف گروہوں کی سازش تو نہیں اور بات واقعی یہ درست ہے کہ سوائے جماعت احمدیہ کے ہر مکتبہ ہائے فکر کے بانی علماء نے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف ایسے خوفناک فتوے تیار کر رکھے ہیں کہ ان کا عملاً استعمال ایک کو دوسرے کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اُتارتا ہے۔ اور یہ چیز غیروں کے ہاتھوں میں ایک ایسا کارگر نسخہ ہے کہ جس کے استعمال سے وہ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے سے لڑا کر اپنے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لیجئے اس میں زیادہ غور و فکر کی ضرورت نہیں ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ افغانستان میں طالبان اور ان کے حریف مسلمان آپس میں کس طرح غیر مسلموں کی شہ پر لڑتے رہے۔ عراق میں ان دنوں شیعوں کا بے رحمانہ قتل محض اسلئے ہو رہا ہے کہ تا شیعہ لوگ مشتعل ہو کر سُنّیوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں اور اس خانہ جنگی سے غیر ملکی افواج اور حکومت تیل کی دولت کو حاصل کرنے کیلئے وہاں اپنی حکومت کو وسعت دے سکے۔ غور سے دیکھئے اور دھیان سے سوچئے! اس میں سراسر ہمارے دشمن کا ہی فائدہ ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے برسر پیکار رہیں، اُن سے ہتھیار خریدیں اور پھر اپنے ہی بھائیوں کو تہ تیغ کرانے کیلئے انہی سے مدد کے طالب ہوں اور پھر وہ اس کے بدلہ میں ہم سے ایسے سودے کریں کہ جس کے نتیجہ میں ہم دن بدن صرف کمزور ہوتے چلے جائیں بلکہ اسلام بھی بدنام ہو۔ ان بدنام زمانہ ملاؤں کی ایسی فتنہ انگیزیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ۱۹۵۳ء میں پاکستان کی مُنیر انکوائری کمیشن نے نہایت صحیح تجزیہ یہ کیا تھا کہ:

"احرار کے رویہ کے متعلق ہم نرم الفاظ استعمال کرنے سے قاصر ہیں ان کا طرز عمل بطور خاص مکروہ اور قابل نفرت تھا اس لئے کہ انہوں نے ایک دنیوی مقصد کیلئے ایک مذہبی مسئلہ کو استعمال کر کے اس مسئلہ کی توہین کی"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۷۷)

پھر لکھا:-

"ان لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کریں اور پاکستان کے استحکام کے متعلق عوام کے اعتماد کو نقصان پہنچائیں اس شورش کا مقصد واضح ہے کہ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر فرقہ وارانہ اختلافات کی آگ بھڑکائی جائے اور مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کیا جائے"۔ (ایضاً صفحہ ۱۵۰)

غور کیجئے کیا انہی کارروائیوں کے نتیجہ میں آج امریکہ و برطانیہ کو پاکستان و افغانستان میں داخل ہونے کا موقعہ نہیں ملا؟ اور کیا انہی کارروائیوں کے نتیجہ میں آج وہ عراق کویت اور سعودی عرب پر قابض نہیں ہیں۔ ذرا غور کرو کہ اس تمام تر تشدد کی شروعات اگر دور اول میں حضرت امام حسین اور اہل بیت پر ظلم و ستم ڈھانے سے ہوئی تھی تو آج دور آخر میں اسی کی شروعات سچے امام مہدی اور اس کی معصوم جماعت پر ظلم ڈھانے کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ اور جس طرح پہلے خون کا بدلہ آج تک نہیں چکایا جا سکا یہ خون بھی ان مخالف علماء پر اور ان کی نسلوں کیلئے سخت بھاری پڑ رہا ہے تاوقتیکہ یہ لوگ خدا کی طرف سے آنے والے مامور کی آواز پر لبیک نہ کہہ لیں۔ ہم تو بس اتنا ہی کہیں گے کہ بنگلہ دیش کو پاکستان کے اور دیگر مسلم ممالک کے ان خوفناک حالات کو دیکھ کر فرقہ بندی اور اختلافات سے پرہیز کرنا چاہئے اور اپنے غریب اور وقت کی روٹی کیلئے محتاج عوام کی فلاح و بہبود کی فکر کرنی چاہئے۔ (منیر احمد خادم)

مداوا دیدۂ نمناک کا

آؤ لوگو حضرت مسرورؔ کی باتیں کریں
جو ہمیں بخشا گیا اس نور کی باتیں کریں
وہ خلیفہ پانچواں برحق مسیح پاک کا
ہاں مداوا وہ ہمارے دیدۂ نمناک کا
جس کی باتوں میں نظر آتا ہے نور زندگی
جس کے خطبے سب کو دیتے ہیں سرور زندگی
جس کی شخصیت میں ہے مشہور طاہرؔ کی جھلک
رحمتِ باری کا سایہ جس پہ رکھتا ہے فلک
جو کہ ہے تصویر پیارے ناصرؔ و محمودؔ کی
جس کے دل میں ہے محبت حضرتِ مسجود کی
جس کے چہرہ سے عیاں سُرخی حیا کے نور کی
جس کے دل سے غیر کی ہیبت خدا نے دور کی
جس کو مولا نے کہا بے شک میں تیرے ساتھ ہوں
میں ہی تیری صبح ہوں اور میں ہی تیری رات ہوں
شاہزادہ، جس کے دل میں بیکسوں کا درد ہے
ہے دُعا منصورؔ کی جو بس یہی وہ مَرد ہے
وہ امیر المومنین ہے اُس کے بن جائیں غلام
اس کی باتیں زندگی کا سب کو دیتی ہیں پیام
اُس حسیں کی آج دنیا میں نہیں کوئی نظیر
خوش خصال و خوش طبیعت مومنوں کا وہ امیر
اُس کے پاؤں کی زمیں سُرمہ ہے آنکھوں کا مری
نور سے جس کے فنا ہوتی ہے ہر اِک تیرگی
شمسؔ بے مایہ ہے آقا ایک دیوانہ ترا
تجھ پہ قرباں میری جاں دل بھی مرا تجھ پر فدا

(ڈاکٹر محمد جلال شمس۔ کولون۔ جرمنی)

خطبہ جمعہ

نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے

مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ، خلیفہ کا مقام بہر حال دونوں کی سرداری ہے۔

آپ کا ہر عمل اور مشورہ تقویٰ پر مبنی اور خدا کی خاطر ہو۔

مجالس شوریٰ کی اہمیت اور طریق کار کے بارہ میں احباب جماعت کو پر معارف ہدایات

حضور انور کی افریقہ کے پہلے دورے پر روانگی کے موقع پر احباب جماعت کو دعا خاص کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۱۲/مارچ ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۲/امان ۱۳۸۳ھ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوْا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (سورة شورى آيت ۳۹)

اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورے سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

آئندہ چند دنوں میں بعض ممالک کی جماعتوں میں مجالس شوریٰ منعقد ہونے والی ہیں اور یہ سلسلہ کئی ماہ تک چلتے رہنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جماعتوں کی طرف سے مجالس شوریٰ کے پیغام بھجوانے کا اظہار ہوتا ہے، اب یہ بہت مشکل ہو گیا ہے کہ براہ راست ایم ٹی اے پر ہر ملک کی مجلس شوریٰ کے لئے پیغام بھیجا جائے یا کچھ کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں جماعتیں پھیل رہی ہیں، اور جیسا کہ میں نے عرض کیا اب یہ سلسلہ کافی لمبے عرصے تک چلتا ہے۔ بہرحال آج کا خطبہ میں نے شوریٰ کے مضمون پر دینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ جماعتیں اپنی اپنی مجالس شوریٰ کے موقع پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

شوریٰ کے متعلق چند بنیادی باتیں ہیں جو میں عرض کروں گا۔ علاوہ ممبران شوریٰ کے عمومی طور پر جماعت کے افراد کے لئے بھی ان کے علم میں لانا مناسب ہے کیونکہ اگر وقتاً فوقتاً اس کی اہمیت اور طریق کار کے بارے میں نہ بتایا جائے تو بعض پرانے تجربہ کار بھی بعض پہلو مجلس شوریٰ کی اہمیت کے بارے میں اور اس کے طریق کار کے بارے میں نظر انداز کر دیتے ہیں اور نئے آنے والے اور نوجوان پوری طرح اس کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتے جس سے مجلس شوریٰ کا وقار اور تقدس بعض دفعہ متاثر ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے جہاں اپنی گہری فراست سے جماعت کے مختلف اداروں کو منظم کیا وہاں شوریٰ کے نظام کو بھی انتہائی مضبوط بنیادوں پر جماعت میں قائم فرمایا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اس ملک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے یہ شوریٰ کا نظام قائم ہے اور بڑی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ لیکن اس کے بعض پہلو بعض دفعہ نمائندگان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اس لئے چند بنیادی باتیں میں پیش کروں گا۔

پہلے تو یہ وضاحت کر دوں کہ شَاوَرَ کا لفظ شَارَ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے شہد کے چھتے میں سے شہد اکٹھا کیا یا نکالا اور اس سے موم کو علیحدہ کیا اور شَاوَرَهٗ کا مطلب ہے کسی نے کسی سے مشورہ لیا، اس کی رائے لی وغیرہ۔ مشاورت کا اس لحاظ سے یہ مطلب بھی ہوا کہ جس طرح محنت اور احتیاط سے وقت لگا کر چھتے میں سے شہد نکالتے ہو اور اسے بعض ملونیوں سے صاف کرتے ہو، موم سے علیحدہ کرتے ہو تاکہ کھانے کے لئے خالص چیز حاصل ہو اسی طرح مشورے بھی سوچ سمجھ کر غور کر کے اس کا اچھا اور برا دیکھ کر پھر دیئے جائیں تو تب ہی یہ فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جہاں بھی مشورے ہوں اس سوچ کے ساتھ ہوں کہ ہر پہلو کو انتہائی گہری نظر سے اور بغور دیکھ کر پھر رائے دی جائے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی نیکیوں کو قائم کرنے والوں کی، اپنے رب کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی یہ نشانی بتائی ہے، ایک تو یہ لوگ نماز قائم کرنے والے ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، اس کے عبادت گزار ہیں اور پھر یہ کہ تمام قومی معاملات میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں، بات کو غور سے دیکھتے ہیں، اس کے برے بھلے کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر مشورہ دیتے ہیں اور جب پھر ایک فیصلہ پر پہنچ جاتے ہیں تو جو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی ہے، جو بھی استعدادیں دی ہیں ان کے مطابق وہ خرچ کرتے ہیں۔ مشورہ دینے کے بعد دوڑ نہیں جاتے بلکہ مشورے کے بعد اپنے قومی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک رائے پر پہنچ جاتے ہیں پھر عملدرآمد کروانے کے لئے اپنی پوری طاقتوں کو خرچ کرتے ہیں۔ جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم نے اپنے اور اپنی بیوی بچوں کی تربیت کے لئے اور نیکیوں کو قائم کرنے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لئے عمل کرنا ہے تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پھر پوری طرح اس کام میں جُت جاتے ہیں اور جب یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فرستادے کا پیغام پہنچانا ہے تو پھر اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ دعوت الی اللہ بھی کرتے ہیں۔ لوگوں کی ہمدردی کی خاطر خدا کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ پہلے سے ہمت نہیں ہار دیتے کہ لوگوں نے سننا نہیں ہے دنیا دار لوگ ہیں اور فضول وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور پھر جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ قربانیاں کرنی ہیں کیونکہ یہ ہمارے عہدوں میں شامل ہے تو پھر جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، اپنی جسمانی طاقتوں کو بھی اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنے علم کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بھی جماعتی مقاصد کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ غرض کہ ایسے لوگوں کے مشورے بھی نیکیاں قائم کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور مشورے کے بعد کسی نتیجے پر پہنچنے پر تمام صلاحیتیں اور استعدادیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ مومن کا یہ فرض ہے، ایک تو خوب غور کر کے مشورہ دیں جب بھی مشورہ مانگا جائے، جب بھی مشورے کے لئے بلایا جائے اور پھر مشورے کے بعد ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جن کے بارے میں مشورہ دیا گیا تھا مکمل تعاون کریں بلکہ ممبران شوریٰ کا یہ بھی فرض ہے کہ اس کے ذمہ دار بنیں۔

حدیث میں آتا ہے حضرت ابو مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اسے امین ہونا چاہئے۔

(سنن ابن ماجه كتاب الادب باب المستشار موتمن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جو شوریٰ سے متعلق حصہ ہے وہ میں پڑھتا ہوں) کہ جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رُشد کے مشورہ دیا یعنی بغیر غور و خوض اور عقل استعمال کئے اس نے اس سے خیانت کی ہے۔

(الادب المفرد از حضرت امام بخاری صفحہ ۷۵)

تو دیکھیں مشورہ دینے والوں پر کتنی بڑی ذمہ داری ڈال دی گئی ہے کہ اگر بغیر غور کے جس مسئلہ کے بارے میں مشورہ مانگا جا رہا ہے اس کی جزئیات میں جائے بغیر اگر مجلس میں بیٹھے ہوئے، یونہی سطحی سا مشورہ دے دیتے ہو کہ جان چھڑاؤ پہلے ہی بہت دیر ہوگئی ہے خواہ مخواہ وقت کا ضیاع ہے، کوئی ضرورت نہیں اس کی۔ اگر اس سوچ کے ساتھ بیٹھے ہو کہ معاملے کو جلدی ختم کرنا چاہئے کیونکہ آخر کار یہ معاملہ خلیفہ وقت کے سامنے پیش ہونا ہے خود ہی وہ غور کر کے فیصلہ کر لے گا تو یہ خیانت ہے۔ اور خائن کے بارے میں فرمایا کہ اس میں نفاق پایا جاتا ہے۔ تو یہ جو حدیث ہے اس میں تو یہ فرمایا گیا کہ ایک مسلمان بھائی بھی اگر تمہارے سے مشورہ مانگے تو تب بھی غور کر کے پوری تفصیلات میں جا کر اس کو مشورہ دو۔

جب جماعتی معاملے میں خلیفہ وقت کی طرف سے نظام کی طرف سے بلایا جائے کہ مشورہ دو تو اس میں دیکھیں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔ مجلس شوریٰ میں جب بھی مشورے کے لئے بلایا جاتا ہے تو ایک بہت بڑی ذمہ داری مجلس شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے، ممبران شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے اور ایک مقدس ادارے کا اسے ممبر بنایا جاتا ہے کیونکہ نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے۔ اور جب خلیفہ وقت اس لئے بلا رہا ہو اور احباب جماعت بھی لوگوں کو اپنے میں سے منتخب کر کے اس لئے بھیج رہے ہوں کہ جاؤ اللہ تعالیٰ کی تعلیم دنیا میں پھیلانے، احباب جماعت کی تربیت اور دوسرے مسائل حل کرنے اور خدمت انسانیت کرنے کے لئے خلیفہ وقت نے مشوروں کے لئے بلایا ہے اس کو مشورے دو تو کس قدر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ تصور لے کر مجلس شوریٰ میں بیٹھیں تو پوری طرح مجلس کی کارروائی سننے اور استغفار کرنے اور درود بھیجنے کے علاوہ کوئی دوسرا خیال ذہن میں آ ہی نہیں سکتا تا کہ جب بھی اس مجلس میں رائے دینے کے لئے کھڑا کیا جائے تو صحیح اور مکمل ذمہ داری کے ساتھ رائے دے سکیں کیونکہ یہ آراء خلیفہ وقت کے پاس پہنچتی ہیں اور خلیفہ وقت یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ ممبران نے بڑے غور سے سوچ سمجھ کر کسی معاملے میں رائے قائم کی ہوگی اور عموماً مجلس شوریٰ کی رائے کو اس وجہ سے من وعن قبول کر لیا جاتا ہے، اسی صورت میں قبول کر لیا جاتا ہے۔ سوائے بعض ایسے معاملات کے جہاں خلیفہ وقت کو معین علم ہو کہ شوریٰ کا یہ فیصلہ ماننے پر جماعت کو نقصان ہو سکتا ہے اور یہ بات ایسی نہیں ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے، یا اس سے ہٹ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہوئی ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ۔ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ (سورۃ آل عمران آیت ۱۶۰) یعنی اور ہر اہم معاملے میں ان سے مشورہ کر (نبی کو یہ حکم ہے) پس جب کوئی تو فیصلہ کر لے تو پھر اللہ پر توکل کر۔ یعنی یہاں یہ تو ہے کہ اہم معاملات میں مشورہ ضروری ہے، ضرور کرنا چاہئے اور اس حکم کے تابع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مشورہ کیا کرتے تھے بلکہ اس حد تک مشورہ کیا کرتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔

تو یہ حکم الٰہی بھی ہے اور سنت بھی ہے اور اس حکم کی وجہ سے جماعت میں بھی شوریٰ کا نظام جاری ہے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ مشورہ تو لے لو لیکن اس مشورے کے بعد تمام آراء آنے کے بعد جو فیصلہ کر لو تو ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ یہ فیصلہ ان مشوروں سے الٹ بھی ہو۔ تو فرمایا جو فیصلہ کر لو پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو کیونکہ جب تمام چھان پھٹک کے بعد ایک فیصلہ کر لیا ہے پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر ہی چھوڑنا بہتر ہے۔ اور جب اے نبی! تو نے معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی کی بات کی لاج رکھے گا۔ اور انشاء اللہ اس کے بہتر نتائج ظاہر ہوں گے۔

جس طرح تاریخ میں ہے کہ جنگ بدر کے موقعے پر قیدیوں سے سلوک کے بارے میں اکثریت کی رائے رد کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت ابوبکرؓ کی رائے مانی تھی، پھر بعض دفعہ دوسری جنگوں کے معاملات میں صحابہ کے مشورہ کو بہت اہمیت دی جنگ احد میں ہی صحابہ کے مشورے سے آپؐ وہاں گئے تھے ورنہ آپؐ پسند نہ کرتے تھے۔ آپ کا تو یہ خیال تھا کہ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کیا جائے اور جب اس مشورہ کے بعد آپؐ ہتھیار بند ہو کر نکلے تو صحابہ کو خیال آیا کہ آپؐ کی مرضی کے خلاف فیصلہ ہوا ہے، عرض کی یہیں رہ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ نہیں نبی جب ایک فیصلہ کر لے تو اس سے پھر پیچھے نہیں ہٹتا، اب اللہ تعالیٰ پر توکل کرو اور چلو۔ پھر یہ بھی صورت حال ہوئی کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر تمام صحابہؓ کی متفقہ رائے تھی کہ معاہدہ پر دستخط نہ کئے جائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی رائے کے خلاف اس پر دستخط فرما دیئے۔ اور پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس کے کیسے شاندار نتائج پیدا فرمائے۔ تو مشورہ لینے کا حکم تو ہے تا کہ معاملہ پوری طرح نکھر کر سامنے آجائے لیکن ضروری نہیں ہے کہ مشورہ مانا بھی جائے تو آپؐ کی سنت کی پیروی میں ہی ہمارا نظام شوریٰ بھی قائم ہے، خلفاء مشورہ لیتے ہیں تا کہ گہرائی میں جا کر معاملات کو دیکھا جا سکے لیکن ضروری نہیں ہے کہ شوریٰ کے تمام فیصلوں کو قبول بھی کیا جائے اس لئے ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ شوریٰ کی کارروائی کے آخر پر معاملات زیر غور کے بارے میں جب رپورٹ پیش کی جاتی ہے تو اس پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ شوریٰ یہ سفارش کرتی ہے، یہ لکھنے کا حق نہیں ہے کہ شوریٰ یہ فیصلہ کرتی ہے۔ شوریٰ کو صرف سفارش کا حق ہے۔ فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفہ وقت کو ہے۔ اس پر کسی کے ذہن میں یہ بھی سوال اٹھ سکتا ہے کہ پھر شوریٰ بلانے کا یا مشورہ لینے کا فائدہ کیا ہے، آج کل کے پڑھے لکھے ذہنوں میں یہ بھی آ جاتا ہے تو جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ مجلس مشاورت ایک مشورہ دینے والا ادارہ ہے۔ اس کا کردار پارلیمنٹ کا نہیں ہے جہاں فیصلے کئے جاتے ہیں۔ آخری فیصلے کے لئے بہرحال معاملہ خلیفہ وقت کے پاس آتا ہے اور خلیفہ وقت کو ہی اختیار ہے کہ فیصلہ کرے، اور یہ اختیار اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ لیکن بہرحال عموماً مشورے مانے بھی جاتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا سوائے خاص حالات کے، جن کا علم خلیفہ وقت کو ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض حالات میں بعض وجوہات جن کی وجہ سے وہ مشورہ رد کیا گیا ہو ان کو خلیفہ وقت بتانا نہ چاہتا ہو ایسی بعض مجبوریاں ہوتی ہیں۔ تو بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مشورہ لینے کا فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ مختلف ماحول کے، مختلف قوموں کے، مختلف معاشرتی حالات کے لوگ، زیادہ اور کم پڑھے لکھے لوگ مشورہ دے رہے ہوتے ہیں پھر آج کل جب جماعت پھیل گئی ہے، مختلف ملکوں کے لحاظ سے ان کے حالات کے مطابق مشورے پہنچ رہے ہوتے ہیں تو خلیفہ وقت کو ان ملکوں میں عمومی حالات اور جماعت کے معیار زندگی اور جماعت کے دینی روحانی معیار اور ان کی سوچوں کے بارے میں علم ہو جاتا ہے ان مشوروں کی وجہ سے۔ اور پھر جو بھی سکیم یا لائحہ عمل بنانا ہو اس کو بنانے میں مدد ملتی ہے۔ غرض کہ اگر ملکوں کی شوریٰ کے بعض مشورے ان کی اصلی حالت میں نہ بھی مانے جائیں تب بھی خلیفہ وقت کو دیکھنے اور سننے سے بہرحال ان کو فائدہ ہوتا ہے۔ مشورہ دینے والے کا بہرحال یہ فرض بنتا ہے کہ نیک نیتی سے مشورہ دے اور خلیفہ وقت کا یہ حق بھی ہے اور فرض بھی ہے کہ وہ جماعت سے مشورہ لے۔ حضرت عمرؓ تو فرمایا کرتے تھے کہ "لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنَ مَشْوَرَةٍ" کہ خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں۔ اور یہ بھی کہ خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہی ہے۔

(کنزالعمال کتاب الخلافۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

تو جماعتی ترقی کے لئے اور کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے ایک انتہائی اہم چیز ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے کیونکہ قوم کی مشترکہ کوششیں ہوں تو پھر کامیابی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔

پھر ایک اور روایت ہے جس سے مشورے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت علی بن ابو طالبؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر درپیش ہوا جس کے بارے میں وحی قرآن نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی ہم نے آپ سے کچھ سنا تو ہم کیا کریں گے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے معاملے کو حل کرنے کے لئے مومنوں

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹنگ لین کلکتہ 70001
دکان 248-5222,248-1652,243-0794
رہائش: 237-0471,237-8468

Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پہ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا اور اس معاملے کے بارے میں ان سے مشورہ کرنا اور ایسے معاملے کے بارے میں فرد واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۴۰)

اس حدیث کی طرف بھی جماعت کو توجہ کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت میں ہمیشہ دینی علوم کے بھی اور دوسرے علوم کے بھی ماہرین پیدا فرماتا رہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عباد الرحمٰن پیدا فرمائے اور ہمیں عباد الرحمٰن بنائے تاکہ خلیفہ وقت کو مشورہ دینے میں بھی کبھی دقت پیش نہ آئے اور ہمیشہ مشورے سن کر یہ احساس ہو کہ ہاں یہ نیک نیتی سے دیا گیا مشورہ ہے یہ نیک نیتی پر مبنی مشورہ ہے۔ اور اس میں اپنی ذات کی کسی قسم کی کوئی ملونی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احباب جماعت سے مشورہ طلب کرنے کے بارے میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بعض امور جب پیش آتے تو آپؑ سال میں دو تین چار بار بھی اپنے خدام کو بلا لیتے کہ مشورہ کرنا ہے۔ کسی جلسے کی تجویز ہوتی تو یاد فرما لیتے، کوئی اشتہار شائع کرنا ہوتا تو مشورہ کے لئے طلب کر لیتے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۴۴)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس شوریٰ میں خلیفہ وقت کی حیثیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ خلیفہ کا مقام بہر حال دونوں کی سرداری ہے انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن احمدیہ کا رہنما ہے اور آئین سازی اور بجٹ کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔ (الفضل ۲۷/اپریل ۱۹۳۸ء)

تو اس اصول کے تحت تمام ممالک کی مجالس شوریٰ کی رپورٹس خلیفہ وقت کے پاس پیش ہوتی ہیں اور خلیفہ وقت جائزہ لے کر فیصلہ کرتا ہے لیکن ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ کیونکہ ہر ملک کی مجلس شوریٰ کی صدارت کرنا تو خلیفہ وقت کے لئے اب ممکن نہیں رہا کہ ہر ملک میں مجلس شوریٰ ہو رہی ہو وہ وہاں جائے اور صدارت کرے، خلیفہ وقت کسی کو اپنا نمائندہ مقرر کرتا ہے جو صدارت کر رہا ہوتا ہے۔ تو یہ بات بھی نمائندگان شوریٰ کو یاد رکھنی چاہئے کہ جو بھی شوریٰ کی کارروائی کی صدارت کر رہا ہو وہ خلیفہ وقت کا نمائندہ ہوتا ہے۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: ”خلیفہ نے اپنے کام کے دو حصے کئے ہوئے ہیں، ایک حصہ انتظامی ہے، اس کے عہدیدار مقرر کرنا خلیفہ کا کام ہے۔ .... دوسرا حصہ خلیفہ کا کام اصولی ہے اس کے لئے وہ مجلس شوریٰ کا مشورہ لیتا ہے“۔ تو فرمایا ”پس مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے“۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۳۶)

اس لئے نمائندگان شوریٰ کو یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داری شوریٰ کے اجلاس کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایک دفعہ کا منتخب کردہ نمائندہ مجلس شوریٰ پورے سال تک کے لئے نمائندہ ہی رہتا ہے تاکہ اصولی باتوں میں مدد کر سکے اور شوریٰ کی کارروائی میں جو فیصلے ہوئے ہیں، جو اصولی باتیں ہوئی ہیں ان پر عمل درآمد کرانے میں تعاون بھی کرے اور پوری ذمہ داری سے مقامی انتظامیہ کی مدد بھی کرے۔ گو فیصلہ سے ہٹی ہوئی بات دیکھ کر جو بھی شوریٰ میں ہوئی ہو۔ ممبران شوریٰ براہ راست تو مقامی انتظامیہ کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کر سکتے ورنہ اس طرح تو ایک ٹکر کی صورت پیدا ہو جائے گی لیکن ان کو توجہ ضرور دلا سکتے ہیں کہ یہ یہ فیصلے ہوئے تھے، اس طرح کارروائی ہونی چاہئے تھی، یہ ہماری جماعت میں نہیں ہو رہی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا توجہ کے ساتھ ساتھ عملدرآمد کرانے کے لئے ان سے تعاون بھی کریں اور اگر دیکھیں کہ مقامی انتظامیہ پوری طرح جو شوریٰ کے فیصلے ہوئے ان پر عمل نہیں کر رہی تو پھر نظام جماعت قائم ہے وہ مرکز کو توجہ دلا سکتے ہیں، خلیفہ وقت کو اس بارے میں لکھ سکتے ہیں۔ تو یہ اطلاع دینا بھی ممبران شوریٰ کا فرض ہوتا ہے کہ سارا سال جب تک وہ ممبر ہیں ان معاملات پر عملدرآمد کرانے میں مدد کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کے یعنی خلافت کے اغراض و مقاصد بتائے ہیں، قرآن مجید میں اس کے کام کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے۔ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ مجلس شوریٰ کو قائم کرو، ان سے مشورہ لے کر غور کرو، پھر دعا کرو، جس پر اللہ تعالیٰ تمہیں قائم کر دے اس پر قائم ہو جاؤ۔ تو خلیفہ وقت کا یہ کام ہے کہ شوریٰ کے مشوروں کے بعد دعا کر کے فیصلہ کرے۔ اور جب کوئی فیصلہ کر لے پھر اس پر قائم ہو جائے جیسا کہ قرآن کریم میں حکم ہے۔ فرمایا کہ وہ خواہ اس مجلس کے مشورہ کے خلاف بھی ہو تو خدا تعالیٰ مدد کرے گا۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے جب عزم کر لو تو اللہ پر توکل کرو گویا ڈرو نہیں اللہ تعالیٰ خود تمہاری تائید و نصرت کرے گا۔ اور یہ لوگ چاہتے ہیں (یعنی جو لوگ چاہتے ہیں خلیفہ ان کی باتوں کے پیچھے چلے کہ خواہ خلیفہ کا منشاء کچھ ہو اور خدا تعالیٰ اسے کسی بات پر قائم کرے) مگر وہ چند آدمیوں کی رائے کے خلاف نہ کرے۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی رائے پر ہی چلا جائے۔ خلیفے خدا مقرر کرتا ہے اور آپ ان کے خوفوں کو دور کرتا ہے جو شخص دوسروں کی مرضی کے موافق ہر وقت ایک نوکر کی طرح کام کرتا ہے اس کو خوف کیا اور اس میں موحد ہونے کی کونسی بات ہے۔ حالانکہ خلفاء کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ خدا انہیں بناتا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے اور وہ خدا ہی کی عبادت کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے۔ فرمایا کہ اگر نبی کو بھی ایک شخص نہ مانے تو اس کی نبوت میں فرق نہیں آتا وہ نبی ہی رہتا ہے۔ یہی حال خلیفہ کا ہے اگر اس کو سب چھوڑ دیں پھر بھی وہ خلیفہ ہی ہوتا ہے کیونکہ جو حکم اصل کا ہے وہ فرع کا بھی ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جو شخص محض حکومت کے لئے خلیفہ بنتا ہے تو جھوٹا ہے اور اگر اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے کام کرتا ہے تو خدا کا محبوب ہے خواہ ساری دنیا اس کی دشمن ہو۔ (منصب خلافت انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۳-۵۴)

اب میں نمائندگان شوریٰ کے لئے جن اہم باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے ان کو خلاصۃً پیش کرتا ہوں اور یہ باتیں عمومی طور پر احباب جماعت کے بھی علم میں ہونی چاہئیں۔ ہو سکتا ہے کل کو یہ بھی ممبر مجلس شوریٰ بن جائیں۔ تو یہ باتیں حضرت مصلح موعودؓ نے نمائندگان شوریٰ کو بیان فرمائی تھیں۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۸ تا ۱۳)

لیکن یہ آج بھی اتنی ہی اہم ہیں جتنی آج سے ۸۰ سال پہلے اہم تھیں اور ضروری تھیں اس لئے ان کو ہمیشہ اس لحاظ سے پیش نظر رکھنا چاہئے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں۔ یعنی جب رائے دیں تو یہ سوچ کر دیں کہ ہم نے اپنی آراء اللہ تعالیٰ کی خاطر دینی ہیں۔ پھر یہ ہے کہ خالی الذہن ہو کر دعا سے شامل ہوں۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شوریٰ کے اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ پھر یہ ہے کہ اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو۔ کسی کی رائے بھی مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جس طرح دنیا کی پارلیمنٹیں، اسمبلیاں ہوتی ہیں وہاں بحث و تمحیص شروع ہو جاتی ہے۔ بحث کرنے کا کوئی حق نہیں۔ رائے دیں اور بیٹھ جائیں۔ اگر آپ کی رائے میں وزن ہوگا، لوگوں کو پسند آئے گی خود اس کے حق میں عمومی رائے بن جائے گی۔ اگر نہیں تو آپ کا کام صرف نیک نیتی سے جو بھی ذہن میں بات آئی اس کا اظہار کرنا تھا وہ کر دیا۔ اور اس کے لئے یہ بھی ہے کہ دوسروں کی رائے کو غور سے سنیں۔ آپ نے ایک رائے اپنے ذہن میں بنائی ہے ہو سکتا ہے کہ جب دوسرا اس سے پہلے آ کے اپنی رائے دے دے تو آپ اپنی رائے چھوڑ دیں۔ پھر یہ ہے کہ کسی کی خاطر رائے نہ دیں۔ کسی رائے سے صرف اس لئے اتفاق نہ کریں کہ یہ میرے دوست یا عزیز نے رائے دی ہے یا میری جماعت کے فلاں فرد نے یہ رائے دی ہے۔ آزادانہ رائے ہونی چاہئے، خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئے اور پھر یہ ہے کہ کسی حکمت کے تحت بھی کوئی رائے نہ دیں بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال در پیش ہے اس کے لئے کون سی بات مفید ہے، یہ نہیں کہ فلاں حکمت حاصل کرنی ہے۔ پھر یہ ہے کہ سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہ کریں، پہلے بھی میں نے بتایا ہے خواہ اسے کوئی بھی پیش کر رہا ہو، بعض لوگ صرف اس لئے مخالفت کر دیتے ہیں بعض باتوں کی کہ پیش کرنے والا کم پڑھا لکھا یا دیہاتی مجلس کا آیا ہوا ہے۔ پھر یہ ہے کہ رائے قائم کرنے کے بارے میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ اپنی رائے کو بھی اس طرح نہ سمجھیں کہ یہ بہت مضبوط ہے اور کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ اس وجہ سے اس پر اصرار کرتے رہیں۔

پھر یہ ہے کہ رائے دیتے وقت احساسات کی پیروی نہیں ہونی چاہئے۔ مجھے یہ احساس ہے، یہ احساس ہے، یہ احساس ہے، بلکہ واقعات کو مد نظر رکھنا چاہئے، تائیدی طور پر یہ احساسات تو پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن عمومی طور پر جب رائے دے رہے ہوں تو واقعات پیش ہونے چاہئیں، معین اعداد و شمار پیش ہونے چاہئیں، جس کی روشنی میں دوسرا بھی رائے قائم کر سکے۔ اور وہ بات کریں جس میں دینی فائدہ ہو۔ اصل مقصد تو دین کی ترقی ہے نہ کہ اپنی بڑائی یا علم کا اظہار کرنا ہے۔ اس لئے ہر مشورہ اسی سوچ کے ساتھ ہونا چاہئے۔ پھر یہ ہے کہ ایسی رائے کو سوچ سمجھ کے آنا چاہئے، شوریٰ میں ایسے ایجنڈے آنے چاہئیں جو مخالفین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور مؤثر ہوں صرف چھوٹی چھوٹی باتوں پہ شوریٰ میں ایجنڈے پیش نہ ہوں ہم

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔اور اسلام کو دنیا میں پھیلانا ہے تو ٹھوس اور جامع منصوبہ بندی اس لحاظ سے ہونی چاہئے۔فروعات پر بحث نہ ہو بلکہ واقعہ کو دیکھیں کہ مفید ہے یا مضر ہے کیونکہ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بلا وجہ بحثیں چلتی رہتی ہیں اور طول پکڑ جاتی ہیں۔

پھر یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اگر آپ کی رائے دینے سے پہلے کوئی اور رائے دے چکا ہے اس معاملے میں اور وہ آپ کی رائے سے مطابقت رکھتی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ پھر سٹیج پہ آیا جائے اور میں آخر پہ سب سے اہم بات یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ کا ہر عمل اور ہر مشورہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو، مختصراً میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے، تقویٰ کے پیش نظر ہو، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے مشورہ دیں کہ اے اللہ! ہم تو ہر علم کا مکمل احاطہ کئے ہوئے نہیں ہیں تو ہی ہماری مدد فرما اور ہماری صحیح رہنمائی فرما۔تیرے نام پر، تیرے دین کی سربلندی کی خاطر، تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خاطر، ان کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر، تیرے مسیح ومہدی نے ہمیں ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا ہے اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مشورے کی خاطر خلیفہ وقت نے ہمیں بلایا ہے، تو ہمیں توفیق دے کہ صحیح مشورہ دے سکیں۔ہماری ذات کی کوئی ملونی بیچ میں نہ ہو اور خالصتاً ہم تیری خاطر مشورہ دینے والے ہوں۔صحیح راستے سمجھانے والا بھی تو ہے اور ذہنوں کو کھولنے والا بھی تو ہے، تو ہماری مدد فرما اور ہمیں اس مرحلے سے تقویٰ پہ چلتے ہوئے گزار۔اگر اس سوچ کے ساتھ مجالس میں بیٹھیں گے اور مشورے دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بہت مدد فرمائے گا اور صحیح راستے بھی سمجھائے گا اور ایسی مجالس کی برکات سے بھی آپ فیضیاب ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا ہے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔مثلاً غصے میں آکر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔مگر اگر کسی کا ارادہ ہو تو بلا استصواب کتاب اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم کے اس حکم کے بغیر) اس کا حرکت وسکون نہ ہوگا۔اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے کہ فرمایا ﴿وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾ (سورۃ الانعام:۶۰)۔سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذے میں پڑے گا سو اس کے مقابل اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔سو جس قدر محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے 'من عادلی ولیا فقد اذنته بالحرب' (الحدیث) جو شخص میرے ولی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے اب دیکھ لو متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے۔تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا۔لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔مصائب کی کوئی حد نہیں انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے، اس کا کوئی اندازہ نہیں۔امراض کو ہی دیکھ لیا جائے کہ ہزار ہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے۔اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۔۱۰۔ طبع جدید)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے تمام کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں احباب جماعت کو دعا کی غرض سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔کل انشاء اللہ تعالیٰ میں افریقہ کے بعض ممالک کے دورے پہ جا رہا ہوں اور بعض ممالک ایسے ہیں جن میں خلیفہ وقت کا یہ پہلا دورہ ہے۔اور ان ممالک میں جماعتیں بھی خلافت رابعہ میں قائم ہوئی تھیں۔دعا کریں اور بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کے نشان دکھاتا رہے۔اور دورے کو غیر معمولی کامیابی سے نوازے۔اس کے فضل کے بغیر تو ہم ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں اسلام اور احمدیت کی فتوحات کے نظارے دکھائے اور دشمن کے ہر شر سے ہر احمدی کو ہمیشہ محفوظ رکھے اور ہر احمدی کے ایمان و اخلاص کو بڑھاتا رہے۔انشاء اللہ تعالیٰ کوشش ہوگی کہ وہاں سے بھی ایم ٹی اے کے ذریعے سے جماعت سے رابطہ رہے لیکن جس حد تک یہ ممکن ہو سکا۔بعض ممالک میں سے شاید نہ ہو سکے لیکن بہرحال انشاء اللہ رابطہ رہے گا۔دعاؤں میں یاد رکھیں۔

❀❀❀ ❀ ❀❀❀

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ نمبر ۱۲

۱۶ر مارچ بروز منگل

مورخہ ۱۶ر مارچ بروز منگل حضور انور اکرا سے Kasoa کے لئے روانہ ہوئے۔پولیس کی گاڑیاں حضور انور کی گاڑی کو Escort کر رہی تھیں۔Kasoa میں ایک قطعہ زمین موصیان کے لئے مخصوص قبرستان بنایا گیا ہے۔قبرستان کے باہر احمدیوں کی کثیر تعداد نے حضور انور کا استقبال کیا۔یہ زمین مکرم الحاج بی۔اے۔بونسو (B.A.Bonsu) نے قبرستان کے لئے مہیا کی ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

حضور انور ویسٹرن ریجن میں واقع ڈابوآسی ہسپتال (Daboase Hospital) پہنچے جہاں احمدی احباب کی کثیر تعداد نے نعرہ ہائے تکبیر اور کلمہ طیبہ کے ورد کے ساتھ استقبال کیا۔یہ ہسپتال ۱۹۹۴ء میں کرایہ کی ایک عمارت سے شروع کیا گیا تھا۔اب اس کی خوبصورت عمارت ایک پہاڑی پر واقع ہے جو قدرتی حسن کا شاہکار ہے۔حضور کی آمد پر ناصرات کے ایک گروپ نے اردو نظم 'مرحبا اے آنے والے مرحبا' پڑھی اور ایک بچی نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔اس ہسپتال میں موجودہ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے ایک مسجد تعمیر کروائی ہے جس کا افتتاح حضور انور نے فرمایا۔یہ چار میناروں اور ایک گنبد پر مشتمل خوبصورت مسجد ہے۔

تین بجے سہ پہر حضور انور کیپ کوسٹ (Cape Coast) کے قصبہ Abora کے لئے روانہ ہوئے۔جب حضور مسجد بیت العلیم پہنچے تو احمدی مردوں اور عورتوں کی کثیر تعداد نے حضور کا استقبال کیا۔یہ وہ مسجد ہے جس کی بنیاد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ایک اینٹ دعا کر کے ربوہ سے بھجوائی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی یہاں ۱۹۸۸ء کے دورہ کے موقع پر نماز پڑھائی تھی۔

چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور سالٹ پانڈ کے لئے روانہ ہوئے۔یہ وہ جگہ ہے جہاں ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ غانا کا نیشنل ہیڈ کوارٹر تھا۔سارے ابتدائی مبلغین اور امراء کرام نے یہیں قیام فرمایا۔حضور انور جب سالٹ پانڈ (Salt Pond) پہنچے تو دور ونزدیک سے آئے ہوئے احباب نے حضور کا استقبال کیا۔مکرم مولوی عبد الغفار احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور ریجنل صدر صاحب نے گرمجوشی سے حضور کا خیر مقدم کیا۔حضور انور نے مشن ہاؤس کی دو منزلہ عمارت کا معائنہ فرمایا۔اس دوران باہر کھڑے احباب مسلسل نعرے لگاتے رہے۔حضور انور سڑک کی جانب کھلنے والی کھڑکی سے ہاتھ ہلا کر نعروں کا جواب دیا۔حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی احباب کا جوش وخروش زیادہ ہو گیا اور نعروں کی آوازیں مزید بلند ہو گئیں۔اس کے بعد حضور نے احمدیہ ایجوکیشن یونٹ کا معائنہ کیا اور سمندر کے کنارے وہ جگہ دیکھی جہاں جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہوا کرتے تھے۔حضور سالٹ پانڈ کی مسجد میں بھی تشریف لے گئے۔پانچ بجے کے بعد حضور انور اکرا کے لئے روانہ ہو گئے۔

۱۷ر مارچ بروز بدھ

دورے کے پانچویں روز مورخہ ۱۷ر مارچ بروز بدھ کو حضور انور نے مبلغین کرام، نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے اساتذہ اور ڈاکٹر صاحبان اور بعض جماعتی عہدیداروں کے ساتھ مع فیملی ملاقاتیں فرمائیں۔ایک بجے کے بعد حضور Abura Botanical Garden تشریف لے گئے جہاں مختلف قسم کے درخت اور پودے ملاحظہ فرمائے۔اسی مقام پر حضور انور نے مرکزی اساتذہ اور ڈاکٹر صاحبان، سیرالیون اور لائبیریا سے تشریف لانے والے مبلغین کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔کھانے سے فارغ ہو کر حضور کی خدمت میں واقفات نو بچیوں نے 'اے مسیحا نفس، اے مہ دلربا، تخت مہدی کے وارث، امام الزماں'' کورس کی صورت میں خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔اور دیگر احباب اور مبلغین نے بھی نظمیں سنائیں۔

اکرا واپس پہنچنے پر مملکت غانا کے نائب صدر H.E.Alhaj Aliu Mahama ملاقات کے لئے تشریف لائے۔اور بڑے خوشگوار ماحول میں یہ ملاقات ہوئی۔حضور انور نے انہیں "اَلَيْسَ اللّٰهُ" والی انگوٹھی تحفۃً پیش کی۔اس کے بعد حضور انور نے سرکٹ مشنریز سے ریجن وائز ملاقات کی۔ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات ۹ بجے تک جاری رہا جس میں ۱۱۰ سرکٹ مبلغین اور داعیان الی اللہ نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بشکریہ الفضل لندن

(باقی آئندہ شمارہ میں)

نماز میں لذت وسرور پانے کا طریق

لالیاں (ضلع جھنگ) سے حضرت مولوی تاج محمود صاحب خدا کے محبوب ومقدس مامور حضرت مسیح موعود کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے اور ۹ر اگست ۱۹۰۴ء کو پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور نماز میں سرور اور لذت کے لئے درخواست دعا کی۔حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"دعا کرتے رہو اور کراتے رہو۔ایک کارڈ روزانہ لکھ دیا کرو کہ دعا یاد آجایا کرے۔طبیعت پر جبر کر کے جو کام کیا جاتا ہے ثواب اسی کا ہوتا ہے اور اسی کا نام نفس لوامہ ہے کہ طبیعت آرام چاہتی ہے اور محبوبات نفسی کی طرف جھکی جاتی ہے مگر وہ بزور اسے مغلوب کر کے خدا کے احکام کے ماتحت چلا جاتا ہے اس لئے اجر پاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۹۳)

خلافت خامسہ کی برکت سے انقلاب نو

ہر قدم میں میرے مولیٰ نے دیئے مجھ کو نشاں   ہر عدو پر حجت حق کی پڑی ہے ذوالفقار

(دوست محمد شاہد۔مورخ احمدیت)

بیسویں اور اکیسویں صدی کا یہ المیہ ہے کہ پاکستان کے احراری اور کانگرسی ذہن رکھنے والے علماء ظواہر ۱۹۴۸ء سے تخلیق پاکستان کے چیمپئن اور اس کے اجارہ دار اور ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں ۔حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ پاکستان کو ''پلیدستان'' اور پاکستانیوں کو'' نام نہاد مسلمان'' یقین کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ پاکستان'' اسلام کا باغی'' ملک ہے جس کے مقابل ہم   ہندوستان کو پسند کریں گے۔

(تاریخ احرار صفحہ ۲۰،۵۹ از چوہدری افضل حق طبع دوم ناشر مکتبہ مجلس احرار اسلام پاکستان اشاعت مارچ ۱۹٦۸ء).

مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب کو مسلّم ہے کہ ''جمیعۃ العلماء'' کانگریس کی امدادی جماعت تھی وہ کانگریس کے فیصلوں پر مذہبی جواز کا فتویٰ دے کر مسلمانوں میں اسے محترم بناتی تھی۔

('خطبات احرار 'صفحہ ۱۳ مطبوعہ مارچ ۱۹۴۴ء)

کانگریس کے جبہ دار ایجنٹوں کے اس دائمی مسلک کا خمیازہ جماعت احمدیہ کو ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۹ء سے بھگتنا پڑا ہے جبکہ آل انڈیا کانگریس کے اجلاس راوی کے پلیٹ فارم پر مجلس احرار کا قیام عمل میں آیا۔ پاکستان کو نقشۂ عالم میں نمودار ہوئے ۵۷ سال ہو رہے ہیں اور چونکہ راقم الحروف تحریک پاکستان کے قدیم کارکنوں میں شامل ہے اور ۱۹۴٦ء کے معرکہ آراء انتخاب میں مسلم لیگ کی تائید میں قائم ہونے والے مرکز قادیان کے مرکزی شعبہ (زیر انتظام حضرت قمرالانبیاء مرزا بشیر احمد صاحبؓ) میں مفوضہ خدمت بجا لانے کی توفیق پاچکا ہے اس لئے میں خاص طور پر یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتا ہوں کہ کانگرسی ملاؤں نے جماعت احمدیہ کے سرفروشوں کا یہ'' جرم'' آج تک معاف نہیں کیا کہ اُس نے قائداعظم کے دست و بازو کی حیثیت سے تحریک پاکستان کے قیام میں کیوں مثالی حصہ لیا اور ان کی طرح گاندھی، نہرو اور پٹیل کو اپنا سیاسی پیشوا تسلیم کرنے سے کیوں انکار کر دیا۔اس سے باطنی بغض و عناد کے شعلے اُن عظیم شخصیتوں کے خلاف ہمیشہ شدت سے ابھرتے رہے ہیں جو پاکستان اور جماعت احمدیہ دونوں کے بطل جلیل ہیں اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں، حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے خلاف مسلسل پرفریب پراپیگنڈا اسکی واضح مثال ہے۔ڈاکٹر عبدالسلام عالم اسلام کے درخشندہ ستارے تھے جن پر ہر سچا مسلمان خواہ وہ کسی ملک کا باشندہ ہے ہمیشہ فخر کرتا رہے گا۔ پاکستان کے اخبار مشرق (۱۸ فروری ۱۹۸۰ء صفحہ ۳) نے ڈاکٹر صاحب (نور اللہ مرقدہ) کے نوبل پرائز کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

''عبدالسلام ایک محب وطن پاکستانی ہے جس کے دل میں وطن کے لئے درد ہے اس جذبہ کے تحت انہوں نے انعام کی ساری رقم حکومت پاکستان کے حوالے کر دی ہے تا کہ سائنس کی ترویج میں خرچ کی جائے۔''

لیکن پاکستان اور احمدیت کے دشمن اور اُن کے قلمکار اس وقت بھی (جبکہ ساری دنیا بالخصوص پاکستان بے شمار فتنوں اور مصائب میں گھرا ہوا ہے اور خود دہشت گرد ملاؤں کے ہاتھوں شعلہ جوالہ بنا ہوا ہے۔) فرقہ پرستی کی آگ سے ہمارے وطن عزیز کو فنا کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور نہایت درجہ بے حجابی سے یہ مفتریانہ پراپیگنڈا جاری رکھے ہوئے ہیں کہ:۔

''سی آئی اے نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ''کاران خاص'' کی وساطت سے اس پروگرام سے متعلقہ خفیہ معلومات حاصل کیں اور اس'' کارکردگی'' کا ''انعام'' انہیں نوبیل پرائز کے ایک تہائی حصے کی شکل میں دلوایا گیا۔ارض پاکستان کے ایٹمی رازوں کے اس جاسوس کی پروجیکشن انہی خدمات کے صلے میں کی گئی۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبیل پرائز دلوانے والی پس پردہ قوتوں نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو بین السطور یہ پیغام دیا کہ جب بھی پاکستانی اقتدار و اختیار کی شہ نشینوں پر ایسے'' خاکی'' متمکن ہونگے، جو ڈاکٹر عبدالسلام کے ہم مذہبوں کے دوستانہ حصار کی قید میں ہونگے تو تمہیں بھی ''نقش عبرت'' بنادیا جائے گا ۔اب تو سی آئی اے کے سربراہ بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ ان کا ادارہ پاکستان کے ایٹمی راز جاننے کے لئے سرگرم عمل رہا ہے ۔ڈاکٹر عبدالسلام اور دیگر'' پرویزی'' اور قادیانی سائنسدان پاکستان کے نیوکلئیر ٹیکنالوجی کے پروگرام، اس کے حجم، اس کی اہلیت، ادارہ جاتی تنظیم اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی سرگرمیوں کے بارے معلومات دہلی، تل ابیب اور واشنگٹن کو فراہم کرتے رہے ہیں۔'' (کالم حافظ شفیق الرحمن ۔اخبار دن ۸ فروری ۲۰۰۴، صفحہ ۱۰)

ہٹلر کی نازی حکومت کے وزیر اشاعت گوبلز پاول اڑواف GOEBBELS PAUL (JOSEPH 1897-1945) تقریر و تحریر کا ماہر تھا اور احراری مقررین کی مانند جوش خطابت میں جھوٹ کے خیالی قلعے تعمیر کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا اس کا نظریہ تھا کہ طاقت و قوت خود اپنا جواز پیش کرتی ہے اور بڑے بڑے جھوٹ کو مختلف انداز سے دہراتے رہنا چاہیئے تا کہ وہ ذہنوں میں سچ بن کر خود بخود اتر سکے۔ گوبلز اگر آج زندہ ہوتا تو اپنے'' حافظ قرآن'' اور منبر و محراب کے'' وارثوں'' کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا کہ اس کے یہ مرید فن کذب طرازی میں اس سے بڑھ کر فن کذب طرازی کے جوہر دکھلا رہے ہیں اس کا دل یہ دیکھ کر باغ باغ ہو جاتا کہ اس کے ان مریدوں اور مذہبی بہروپیوں نے اپنے خود ساختہ اسلام میں کذب صریح یعنی سفید جھوٹ کو اپنے عقیدہ کا جزو اعظم بنا لیا ہے جیسا کہ ان کے'' حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی'' کا باقاعدہ شرعی فتویٰ ہے کہ'' احیائے حق کے واسطے کذب درست ہے مگر تا امکان تعریض سے کام لیوے اگر ناچار ہو تو کذب صریح بولے۔''

(فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۴۲۰ ناشر محمد سعید اینڈ سنز ۔قرآن محل ۔کراچی)

احراری اور ان کے ہم مشرب کا جھوٹ کو جہاد کا درجہ دینا دراصل گوبلز کے ان علمبرداروں کی ایک مجبوری بھی ہے اور وہ یہ کہ اُنکے اعتقاد حضرت عیسیٰ کے متعلق عیسائیوں سے مستعار ہیں صرف نام کا فرق ہے اس لئے وہ غیر مسلموں کو اسلام کی تبلیغ نہیں کر سکتے اور نہ جہاد کبیر (اشاعت قرآن) میں حصہ لے سکتے ہیں ۔چنانچہ مفکر احرار چوہدری افضل حق نے اپریل ۱۹۴۵ء کے جلسہ عام دہلی میں کھلا اعتراف کیا'' کسی احراری لیڈر کو یہ کہتے نہیں سنا کہ مسلمانو تم بھی اپنے دینی اور تبلیغی فرض کو ادا کرو اور غیر مسلموں میں اسلام کا تحفہ پیش کرو...... نتیجہ یہ ہے کہ عام مسلمانوں میں کوئی تبلیغی حس نہیں علماء، امراء اور صوفیاء موجود ہیں مگر ان کی اس طرف توجہ نہیں ہر ایک اپنی دکان چلانے میں مصروف ہے اور کار دیں سے سب غافل ہیں ۔ ننانوے فی صدی مسلمانوں کو...... یہ توفیق نہیں ہوئی کہ عمر میں ایک دفعہ کسی غیر مسلم کو تبلیغ دیں کریں۔''

(خطبات احرار صفحہ ۷۴)

بکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے باکار خود با دین احمد کار نیست

اب'' محافظین ختم نبوت'' کا کارنامہ سنئے کہ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کے نوبیل پرائز کا اعزاز ملنے سے قبل ہی یہ پرزور مطالبہ کیا ہے'' ہمارے ملک کے کسی شعبہ زندگی میں کمیونسٹ قادیانی اور دوسرا کوئی دشمن موجود نہیں ہونا چاہئے لیکن کم از کم ایٹمی توانائی کے مراکز تو ان دشمنوں سے پاک ہونے چاہئیں۔''

(اداریہ 'لولاک' ۳۰ ستمبر ۱۹۷۹ء، صفحہ ۴،۵)

پیر تسمہ پا کے اس احتجاج پر تمام احمدی سائنسدانوں کو جس طرح نہایت بے رحمی اور سفا کی سے نکال باہر کیا گیا وہ احسان فراموشی کی تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے۔

مگر خدا کے ہاں دیر تو ہے اندھیر ہرگز نہیں چنانچہ خلافت خامسہ کے بابرکت دور کے اولین جلسہ قادیان کے معاً بعد جہاں جنوبی ایشیا خصوصاً انڈو پاکستان کے نئے خوشگوار تعلقات نے اس خطہ کے پورے ماحول کا نقشہ یکسر بدل دیا ہے وہاں اس کے صرف چند ہفتے بعد پاکستان کے ہیرو اور شہرت یافتہ ایٹمی سائنسدان جناب عبدالقدیر خان صاحب جنہیں ملاؤں کے اہل قلم گماشتے قائداعظم کے اکلوتے معنوی فرزند'' قرار دے رہے ہیں یکایک ۴ رفروری ۲۰۰۴ء کی شام کو پاکستان ٹی وی سکرین پر دکھلائی دئے اور یہ بیان دے کر پاکستان کے مکار ملاؤں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی کہ:۔

'' میں ان ثبوتوں اور نتائج کی روشنی میں رضا کارانہ طور پر تسلیم کرتا ہوں اور قوم سے غیر مشروط معافی مانگتا ہوں کہ وہ ایسی سرگرمیوں میں (یعنی ایران، لیبیا اور جنوبی کوریا کو ایٹمی ٹیکنالوجی منتقل کرنے کی سازش ۔ناقل) غیر قانونی طور پر ملوث رہے ہیں۔'' (اخبار دن ۵ فروری ۲۰۰۴، صفحہ ٦)

اس تہلکہ انگیز بیان نے پورے ملک کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔پاک فوج کے سابق سربراہ مرزا اسلم بیگ نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے بارے میں ثبوت مل گیا ہے اس سے پاکستانی قوم جو اُن کو اپنا ہیرو سمجھتی ہے اور جو لوگ اُن سے پیار کرتے ہیں ان کو بڑا دکھ ہوگا یہی ان کے لئے سزا ہے۔''

(اخبار دن ۲ فروری ۲۰۰۴، صفحہ ٦)

اس بیان نے مذہب کے بیوپاریوں پر بجلی نہیں گویا'' اسلامی بم'' گرا دیا ہے چنانچہ ان کے ناقوس خصوصی حافظ شفیق الرحمٰن نے اخبار دن ٦ رفروری ۲۰۰۴ء صفحہ ۱۰ پر ایک خصوصی کالم تحریر فرمایا ہے جس میں'' محسن پاکستان ڈاکٹر قدیر خان کی توہین، تذلیل، تضحیک، تحقیر اور کردارکشی کا رونا روتے ہوئے اس بیان کا ذکر کر کے آخر میں مولوی ظفر علی خاں کا یہ شعر نقل کیا ہے کہ

آپ کہتے ہیں کہ غیروں نے کیا ہم کو تباہ
بندہ پرور کہیں اپنوں ہی کا یہ کام نہ ہو

پھر دو روز بعد نہایت ڈھٹائی سے ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم (نور اللہ مرقدہ) کے خلاف زبان درازی کی ہے اور'' ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی پی ٹی وی، سرکاری ذرائع اور خودفروش صحافیوں کے ہاتھوں رسوائی پر ماتم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ'' ایران اور لیبیا ......دونوں نے امریکیوں ہی کے درپردہ اشارے پر تاریخ اس نازک موڑ پر اپنے محسن ملک کے سینے میں تیز دھار خنجر بھونک کر اسے محروم وفنا کرنے کی مذموم اور خوفناک سازش کو توانائی فراہم کی ہے۔

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

(اخبار دن ۸ فروری ۲۰۰۴، صفحہ ۱۰)

میں علی وجہ البصیرت اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مندرجہ بالا آخری شعر کا انتخاب خدائے قادر توانا کے تصرف خاص سے ہوا ہے اور حقانیت احمدیت کا درخشندہ و تابندہ نشان ہے جس کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے کہ ٹھیک ایک صدی قبل ۲۷ مارچ ۱۹۰۴ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ جل شانہٗ نے الہام فرمایا۔'' بادشاہ وقت پر جو تیر چلاوے اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے''۔ (اخبار بدر ۱۵ جون ۱۹۰۵ء، صفحہ ۲)

مبارک ہے وہ جو مولیٰ کریم کے اس محیر العقول اعجاز اور حجت حق کی'' ذوالفقار'' کی چمک سے اپنے سینۂ صافی کو آسمانی نور کی لافانی بجلیوں سے منور کرتا اور مامور الزمان سے وابستگی کا شرف پاتا ہے کیونکہ روحانی دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی اور ناقابل تسخیر قوت و طاقت نہیں اور برطانیہ، کوریا، امریکہ، فرانس، چین اور روس و جاپان کے اسلحہ خانے اس کے مقابل اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتے جتنی حیثیت آفتاب عالمتاب کے بالمقابل ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی ہے۔ آسمانی بجلیوں کی یہ طاقت ایٹم کی طرح زندوں کو مارنے کے لئے نہیں بلکہ مردہ دلوں کو ابدی زندگی عطا کرنے کے لئے ہے ۔حضرت اقدس نے عہد حاضر کے سیاسی اور مادی منظر کی درج ذیل اشعار میں عکاسی کی ہے اور یہ اشعار کم و بیش نوے سال سے فضا میں گونج رہے ہیں۔

سخت ماتم کے وہ دن ہوں گے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دن ہونگے نیکوں کے لئے شیریں ثمار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذو العجائب سے پیار

❀❀❀❀❀

احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا الہام

”السلام علیکم ورحمة الله“

......................(صدیق اشرف علی موگرال کیرالہ)......................

ہر مذہب وملت اور ہر ملک وقوم میں ملاقات کے وقت بعض کلمات بولنے کا رواج پایا جاتا ہے۔ اسلام نے بھی اس موقعہ کیلئے ایک مکمل کلام تجویز کیا ہے۔ جو اس قدر بامعنی اور جامع ہے کہ اس کی مثال کسی اور کلام میں نہیں ملتی۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم ایک دوسرے سے ملو تو السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کہا کرو جس کے معنے ہیں کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو اور اس کی رحمتیں اور برکتیں تم کو پہنچتی رہیں اختصاراً صرف السلام علیکم کہنا بھی جائز ہے اور جو عموماً رائج بھی ہے۔ اور جس میں باقی دعائیں مدغم اور شامل سمجھی جاتی ہیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کو رواج دینے اور اُس کو خوب پھیلانے پر بہت زور دیا ہے تاکہ دنیا سے تکلیفوں اور مصیبتوں کا خاتمہ ہو اور ہر طرف خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا دور دورہ ہو چنانچہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا اے لوگو سلام کو پھیلاؤ (ترمذی) بحوالہ حدیقة الصالحین صفحہ 481۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ کون سا اسلام افضل اور بہتر ہے آپؐ نے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو سلام کہنا خواہ تو اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو (بخاری) بحوالہ حدیقة الصالحین صفحہ ۴۸۲۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کو بار بار دہرانے کا بھی حکم دیا ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ راہ چلتے ہوئے اگر تمہارے بیچ میں کوئی دیوار یا درخت حائل ہو اور دوبارہ آپس میں ملو تو ایک دوسرے کو پھر سلام کہو (ابوداؤد) بحوالہ حدیقة الصالحین صفحہ 486۔

سلام اور اسلام میں جہاں ایک لفظی اشتراک ہے وہاں اس میں معنوی اشتراک بھی ہے جو ان دونوں کے باہمی ربط اور ان کے گہرے تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے اسلام کے معنی ہیں امن اور شانتی اور سلام کے معنی سلامتی کے ہیں۔ اسلام ضامن ہے سلامتی کا، پیغام ہے امن کا محافظ ہے امن کا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ اور امن میں ہوں۔

مگر افسوس ہے کہ آج اسلام کو امن اور سلامتی کیلئے خطرہ سمجھا جاتا ہے اور ٹریریزم کو ”اسلامک ٹریریزم“ کا نام دیا جا رہا ہے اسکی دو اہم وجوہات ہیں ایک یہ کہ مسلمان اسلام کے اصل معنی سے دور ہٹ گئے ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو کہ سلام کو کثرت سے پھیلاؤ بھلا بیٹھے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض تعلیمیافتہ مسلمان سلام کہنا Out of Fashion سمجھنے لگ گئے ہیں۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آج پہلے سے بڑھ کر سلام کہنا ضروری ہوگیا ہے آج سلام وقت کی مانگ بن چکا ہے۔ آج دنیا کے امن کیلئے اس دعا کی بہت ضرورت ہے۔ آج سلام کے پھیلانے میں ہی اسلام کی سلامتی ہے۔

قرآن کریم نے سلام کی اہمیت پر خاص زور دیا ہے چنانچہ تیس سے زائد مرتبہ اس لفظ کو قرآن نے استعمال کیا ہے اور اُس میں سے دس کے قریب آیات میں جنت کے پاکیزہ ماحول کا ذکر ہے اور ان آیات میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مومنوں کیلئے ایسی جنت تیار کی ہے جہاں چاروں طرف اس کے سلامتی ہی سلامتی برس رہی ہوگی اور جہاں سلام کا دور دورہ ہوگا۔

آلودگیوں سے پاک اور جنت کی غیر معمولی خوشکن فضاء اور ماحول کی تصویر کشی کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا یسمعون فیھا لغوا ولا تاثیما ۔ الا قیلا سلٰما سلٰماً (سورة الواقعہ آیت ۲۷-۲۶) یعنی مومن جنت میں کوئی لغو اور گناہ کی باتیں نہیں سنیں گے بلکہ وہاں ہر طرف سلام اور سلام کی آوازیں بلند ہو رہی ہوں گی۔ یہ وہ جنت ہے جس کے حصول کی اللہ تعالیٰ مومنوں کو ترغیب دیتا ہے اور یہی وہ جنت ہے جس کا ادنیٰ نمونہ دنیا میں وہ قائم کرنا چاہتا ہے۔

سلام کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے معروف انبیاء کرام کے نام بنام لیکر ان کے ذریعہ ساری دنیا کے قوموں کو سلام کا پیغام پہنچایا ہے۔

چنانچہ حضرت نوح پر قیل ینوح اھبط بسلم منا سورة ۱۱ آیت ۴۹ اور حضرت ابراہیم پر (سلم علی ابراھیم ۔سورة ۳۷۔آیت ۱۱۰) اور حضرت موسیٰ اور ہارون پر (سلام علی موسیٰ و ھارون سورة ۳۷ آیت ۱۲۱) اور حضرت الیاس پر (سلم علی ال یاسین ۔سورة ۱۹ آیت ۱۶) خدا نے اپنا سلام بھیجا ہے۔ اور ایک جگہ (وسلم علی المرسلین۔ سورة ۳۷ آیت ۱۸۲) سب نبیوں پر میرا سلام پہنچے فرما کر ہر قوم کو اسکے نبی کے توسط سے سلام کا پیغام بھیجا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خدا تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ یہ ذکر فرمایا کہ خدا اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو تم بھی اُس نبیؐ پر کثرت سے درود اور سلام بھیجا کرو۔ (سورة ۳۳ آیت ۵۷)۔

اسی طرح سورة القدر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سلم ھی حتی مطلع الفجر ۔سورة ۹۷ آیت ۶ یعنی (اسلام کا) فجر طلوع ہونے تک اللہ کی سلامتی نازل ہوتی رہے گی۔ بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ کافروں کو سلام کہنا جائز نہیں۔ مگر یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے۔ آپؐ سبھی کو سلام کہتے تھے چنانچہ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک مجلس کے پاس سے گذرے جس میں مسلمان مشرکین بت پرست اور یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے آپ نے ان کو السلام علیکم کہا (بخاری) بحوالہ حدیقة الصالحین صفحہ ۴۸۸)

قرآن کریم میں ایمان نہ لانے والوں کو سلام کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے فاصفح عنھم وقل سلم ۔فسوف یعلمون ۔ سورة ۴۳ آیت ۹۰ یعنی تو ان سے درگذر کر اور صرف اتنی دعا کر دیا کر کہ تم پر خدا کی سلامتی (سلام) نازل ہو تو اُس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ (حق کو) جاننے لگ جائیں گے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر صفحہ 654)

اسی طرح سلام کہنا مومنوں کا شعار قرار دیتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلما سورة 25 آیت 64 یعنی جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

(ترجمہ از تفسیر صغیر صفحہ 465)

قارئین یہ جان کر بہت خوشی محسوس کریں گے کہ احمدیت کی ترقی اور کامیابی کے ساتھ بھی 'سلام' کا ایک گہرا تعلق ہے اور یہی بات اس مضمون کے تحریر کرنے کی ایک وجہ بنی ہے ہمارے پیارے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی دوسری صدی کے طلوع ہونے پر یعنی مورخہ 24 مارچ 1989 کو جماعت سے ایک تاریخی اور عظیم الشان خطاب فرمایا تھا جس میں آپؒ فرماتے ہیں۔

”اس صدی کا پہلا الہام جو مجھے ہوا وہ صدی کے آغاز کے ساتھ ہی ہوا وہ تھا

السلام علیکم ورحمة اللہ

پس ہم سلامتی کی جو باتیں کر رہے ہیں میں نے چاہا کہ میں آپ کو اس خوشخبری میں شریک کروں۔ وہ خدا جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اُس خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس صدی کا پہلا پیغام مجھے یہ دیا ہے السلام علیکم ورحمة اللہ دنیا خواہ چاہے ہزار لعنتیں آپ پر زبانی ڈالتی پھرے ہزار لاکھ کروڑ کوشش کرے آپ کو مٹانے کی مگر اس صدی کے سر پر خدا کی طرف سے نازل ہونے والا سلام ہمیشہ آپ کے سروں پر رحمت کے سائے کئے رکھے گا اور ان رحمتوں اور سلامتیوں کے سائے تلے آپ آگے بڑھیں گے۔ یہ صرف میرے نام پیغام نہیں ہے بلکہ تمام دنیا کی جماعت کیلئے پیغام ہے۔ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ ”برکاتہ“ کا لفظ تو مجھے یاد نہیں لیکن السلام علیکم ورحمة اللہ تو بالکل صاف کھلی آواز میں۔ روشن آواز میں تھا۔ اس سے میرا دل حمد سے بھر گیا۔ خدا تعالیٰ کی کیسی شان ہے اگلی صدی آغاز پر ہے وہی وقت جب صدی شروع ہو رہی تھی اُس وقت خدا تعالیٰ نے بڑے پیارے اور محبت کی آواز میں بڑی کھلی کھلی واضح آواز میں السلام علیکم کا تحفہ مجھ پر نازل فرمایا تاکہ میں اُسے تمام دنیا کی جماعت کے سامنے پیش کرسکوں پس ماریشس کے احمدی جو اس آواز کو سن رہے ہیں۔ انکو بھی السلام علیکم ورحمة اللہ کا تحفہ پہنچے اور جرمنی کے وہ مخلصین جو اس آواز کو سن رہے ہیں ان کو بھی السلام علیکم ورحمة اللہ کا تحفہ پہنچے۔ اور وہ سب احمدی جو اس آواز کو سن نہیں رہے ہیں ان کو بھی السلام علیکم ورحمة اللہ کا تحفہ پہنچے (حضور کے اس خطاب کے موقعہ پر یعنی 1989 میں ابھی MTA کا آغاز نہیں ہوا تھا بلکہ ٹیلیفون لائن کے ذریعہ چند ملکوں میں حضور کی آواز براہ راست سنی جارہی تھی۔ ناقل) کیوں کہ وقت ایسا ہے جو اس سلام کو پہنچانے کیلئے چنا گیا ہے۔ اس لئے مجھے کامل یقین ہے کہ یہ سلام ان احمدیوں کو بھی پہنچے گا جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ ان احمدیوں کو بھی پہنچے گا جو ابھی احمدی نہیں ہوئے ان قوموں کو بھی پہنچے گا جن تک ابھی احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا۔ آئندہ سو سال میں احمدیت نے کتنی ترقی کرنی ہے ہم اس کا تصور بھی نہیں باندھ سکتے کن کن نئی سرزمینوں میں اس احمدیت نے جڑیں پکڑنی ہیں اور تنومند درخت بننے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے سائے ان درختوں کے ذریعہ تمام زمینوں پر محیط ہونے ہیں ہم ان باتوں کا آج تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ میں جانتا ہوں کہ جہاں بھی یہ احمدیت پھیلے گی۔ دنیا کے جس خطے میں بھی احمدیت کا پیغام قبول کیا جائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو امام زمانہ تسلیم کیا جائے گا۔ جہاں جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سرداری کے سامنے احمدیت کے ذریعہ سر تسلیم خم کئے جائیں گے ان سب کو اس سلام کا تحفہ ہمیشہ ہمیش پہنچتا رہے گا پھر آئندہ صدی میں کیا ہونا ہے وہ بہتر جانتا ہے کیسے لوگ ہوں گے مجھے امید ہے اور مجھے کامل یقین ہے انشاء اللہ خدا تعالیٰ تقویٰ کی ایک نئی لہر اس صدی کیلئے بھی جاری کریگا اور رحمتوں کے نئے پیغام آئندہ صدی کیلئے خود پیش فرمائے گا۔ پس میں آپ کو بھی جو براہ راست میری آواز کو سن رہے ہیں اور

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

تمباکو کے نقصانات اور بچنے کا طریق

(از۔ عاشق حسین گنائی آف رشی نگر کشمیر۔ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومن کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

والذین هم عن اللغو معرضون۔

(المومنون)

اور مومن وہ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ومن حسن الاسلام ترک مالا یعنیہ (بخاری)

یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جائے۔

موجودہ دور میں لوگ نشہ آور چیزوں کا استعمال اس کثرت سے کرتے ہیں کہ اب انہوں نے اسکو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا ہے۔ اور یہ ایک فیشن بن چکا ہے۔ اور ان نشہ آور چیزوں کے کاروبار میں ملوث لوگ کروڑ ہا روپے کماتے ہیں۔ اور عوام الناس کو دو دو ہاتھ لوٹ رہے ہیں۔ نشہ آور چیزوں سے معاشرہ میں ایک بہت بڑی بدعت نے جنم لیا ہے۔ جسکے بڑھاوے میں اکثر نوجوانوں کا ہاتھ ہے۔ انہی چیزوں میں سے تمباکو بھی ایک نشہ آور چیز ہے جس نے دُنیا کو ہلاک کر رکھا ہے۔

دینی و اخلاقی لحاظ سے نقصان

تمباکو کے استعمال سے اوقات کو بے کار طور پر گزارنے اور وقت ضائع کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں اس نقص کو اکثر لوگ محسوس نہیں کرتے۔ اور احمدیوں کو تو خاص طور پر اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کا یہ الہام ہے کہ انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ یعنی تو خدا کا ایسا مسیح ہے جس کا کوئی وقت ضائع نہیں جائے گا۔

(بحوالہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 31)

حقہ اور سگریٹ کے استعمال سے منہ میں ایک طرح کی بو پیدا ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیم سے پتہ لگتا ہے کہ خدا کے فرشتوں کو یہ بہت ہی ناپسند ہے۔ اور اس لئے آنحضرتؐ نے بدبو کی حالت میں مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تمباکو کی مذمت میں فرمایا ہے کہ حقہ اور سگریٹ نوش اعلیٰ الہام سے محروم رہتا ہے اس طرح یہ نقص اہم دینی اور اخلاقی نقص بن جاتا ہے۔

تمباکو کے استعمال سے طبی اصول کے ماتحت قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ جو اخلاقی اور دینی لحاظ سے سخت نقصان دہ ہے۔ کیونکہ ایسا شخص نیکیوں کے اختیار کرنے اور بدیوں کا مقابلہ کرنے میں عموماً کم ہمتی دکھاتا ہے۔

جسمانی لحاظ سے نقصانات

لوگ مجلس میں گاڑی میں، سفر کرتے ہوئے سگریٹ پینے کے وقت دھواں فضا میں چھوڑتے ہیں۔ دھواں کا تیسرا حصہ منہ کے ذریعہ سیدھا پھیپھڑوں میں پہنچایا جاتا ہے اور اس کے تین حصے ماحولیات کو کثیف بنانے کیلئے فضا میں چھوڑے جاتے ہیں۔ اس کا ایک حصہ دماغ میں چلا جاتا ہے۔ جو چند منٹ سکون محسوس کرانے کے بعد جگر معدہ سے ہوتا ہوا گردوں کی مدد سے پیشاب سے خارج ہے جب سگریٹ نوشی تیزی سے کی جائے تو دھواں 135 فارن ہیٹ درجہ حرارت سے منہ کے اندر داخل ہوتا ہے تمباکو میں دو جز ہوا کرتے ہیں نیکوٹین اور تیز ویرین تمباکو میں موجود نیکوٹین کے لگنے سے خون کی نالیاں سکڑ جاتی ہیں۔ نکوٹین ایک مہلک مادہ ہے جس کا تیزی سے منہ میں داخلہ موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ جہاں تک تیز ویرین کا تعلق ہے یہ ایک مادہ ہے اور حیوانات پر کئے گئے تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس سے کینسر جیسی مہلک اور لاعلاج بیماری لاحق ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو سگریٹ کا کش پہ کش لگاتے ہیں اور ایسے سگریٹ نوش جو سگریٹ کا آخری حصہ پی کر ہی دم لیتے ہیں وہ اپنے جسم میں زیادہ سے زیادہ سخت قسم کی خراش پیدا کرتے ہیں۔ تمباکو نوشی سے تیزاب زیادہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ جس سے منہ یا معدہ کے اندر السر پیدا ہوتا ہے۔ تمباکو نوشی دماغ پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ عادی تمباکو نوش نکوٹین کیلئے بے قرار رہتا ہے اور پریشانی یا مختلف مسائل پیش آنے کی صورت میں زیادہ سے زیادہ تمباکو یا سگریٹ استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ نیکوٹین جسم کے اندر داخل کرتا ہے۔ جو چند منٹوں کیلئے اس کے دماغ کے خلیوں پر اثر انداز ہو کے سکون محسوس کراتے ہیں۔ لیکن دور رس اثرات چھوڑتے ہیں۔ جو صحت کیلئے زیادہ مضر ہیں۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ نکوٹین کی جو مقدار براہ راست دماغ کے اندر داخل ہوتی ہے چند منٹوں تک ہی فرحت اور مسرت بخشتی ہے بعد ازاں جسم کے اعضائے ریشہ ریشہ پر مہلک اثرات چھوڑ کے اسے ہمیشہ کیلئے بیمار بنا دیتی ہے۔ زردہ اور نسوار کے استعمال سے مسوڑوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ بحوالہ رسالہ مشکوٰۃ اگست 2003

اقتصادی لحاظ سے نقصان

اقتصادی لحاظ سے تمباکو کے استعمال سے یہ نقصانات ہوتے ہیں:۔

تمباکو کا استعمال بالکل بے فائدہ اور بے خیر چیز ہے مختلف اقوام کا بے شمار روپیہ ضائع چلا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اندازہ کیا جائے تو دُنیا میں ہر سال اربوں روپے کا تمباکو خرچ ہوتا ہے اور اغلب یہ ہے کہ اس میں سے کروڑوں روپیہ مسلمان خرچ کرتے ہیں۔ اس طرح تمباکو نوشی افراد کے مالی نقصان کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ غریب سے غریب لوگ جنہیں پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ عادت کی وجہ سے تمباکو پر ضرور خرچ کرتے ہیں۔ جسکے نتیجہ میں ان کی اقتصادی حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے مگر وہ اس نقصان کو محسوس نہیں کرتے۔

چونکہ حقہ، سگریٹ وغیرہ کی وجہ سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے۔ اس لئے پیشہ ور لوگ اسکی وجہ سے مالی نقصان اُٹھاتے ہیں کیونکہ جو کام ایک تارک تمباکو چار گھنٹہ میں کرتا ہے اسے ایک حقہ نوش عموماً ساڑھے چار گھنٹہ میں کرتا ہے۔ اور حساب کر کے دیکھا جائے تو یہ نقصان بھی ایک بھاری قومی نقصان ہے۔

نقصان سے بچنے کا طریق

تمباکو کا استعمال ہر جہت سے ضرر رساں اور نقصان دہ ہے۔ اور جس طرح حقہ اور سگریٹ وغیرہ کی صورت میں تمباکو ایک ظاہری دھواں پیدا کرتا ہے اسی طرح افراد و اقوام کے دین اور اخلاق اور صحت اور اموال کو بھی دھواں بنا کر اُڑاتا جاتا ہے۔ مگر کوئی اس دھوئیں کو دیکھتا نہیں۔ لیکن اب وقت ہے کہ کم از کم احمدی جماعت کے احباب اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔

ا۔ جو لوگ حقہ یا سگریٹ یا زردہ یا نسوار وغیرہ کی عادت میں مبتلا ہو چکے ہیں ان میں سے جو اس مذموم عادت کو ترک کر سکتے ہوں وہ اپنے دلوں میں خدا سے ایک پختہ عہد باندھکر اس عادت کو یکدم یا آہستہ آہستہ جسطرح بھی توفیق ملے ترک کر دیں مگر بہتر ہے کہ یکدم ترک کر دیں۔ کیونکہ آہستہ آہستہ ترک کرنے کے طریق میں سستی کا احتمال ہوتا ہے۔

۲۔ جو لوگ اپنے خیال میں کسی وجہ سے اس عادت کو ترک نہ کر سکتے ہوں۔ مثلاً بوڑھے لوگ جن کو پرانی عادت ہو چکی ہے یا دمہ وغیرہ کے بیمار جنہیں اس کے ترک کرنے سے بیماری کی تکلیف کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو وہ مندرجہ ذیل دو تجویزیں اختیار کریں۔

(الف) جہاں تک ممکن ہو اس عادت کو کم کرنے کی کوشش کریں اور بہر حال اس کی کثرت سے پرہیز کریں۔

(ب) جب تک اس عادت کے ترک کی توفیق نہیں ملتی کم از کم یہ عہد کریں کہ اپنے بچوں اور دیگر کم عمر عزیزوں کے سامنے تمباکو کے استعمال سے پرہیز کریں گے۔ تاکہ بچوں کو اس کی عادت نہ پڑے نیز ایسے لوگوں کے سامنے بھی تمباکو کو استعمال نہ کریں جو اس کے عادی نہ ہوں۔

(۳) بچے اور نوجوان جو اس عادت میں مبتلا ہوں۔ وہ اس عادت کو یکدم اور کلی طور پر ترک کر دیں کیونکہ انہیں خدا نے طاقت دی ہے۔ اور اس طاقت کا بہترین شکرانہ یہی ہے کہ اس سے نیکی کے رستہ میں فائدہ اُٹھایا جائے۔

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

''تمباکو پینا فضول خرچی میں شامل ہے کم از کم آٹھ آنے ماہوار کا تمباکو جو شخص پیتے سال میں چھ روپے اور سولہ سترہ سال میں ایک صد روپے ضائع کرتا ہے۔ ابتداء تمباکو نوشی کی عموماً بری مجلس سے ہوتی ہے''

(اخبار بدر ۱۶ مئی ۱۹۱۲ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

''بدبو دار چیزیں مثلاً پیاز وغیرہ کھانا یا کھانا کھانے کے بعد منہ صاف نہ کرنا۔ اور کھانے کے ریزوں کا منہ میں سڑ جانا اس قسم کی غلاظتوں میں ملوث ہونے والوں کے ساتھ بھی فرشتے تعلق نہیں رکھتے۔ اس ذیل میں حقہ پینے والے بھی آ گئے۔ حقہ پینے والے کو بھی صحیح الہام ہونا ناممکن ہے''۔

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۱۱ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دسمبر 1920)

''ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر کسی کیلئے طبیب حقہ بطور دوا تجویز کرے تو کیا کیا جائے۔ حضورؓ نے فرمایا کہ اگر ایک دو دفعہ پینے کیلئے کہے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر وہ مستقل طور پر بتلاتا ہے تو یہ کوئی علاج نہیں۔ جو طبیب خود حقہ پیتے ہیں وہی اس قسم کا علاج دوسروں کو بتلایا کرتے ہیں۔ کوئی ایسی بات جسکی انسان کو عادت پڑ جائے وہ میرے نزدیک بہت مضر اور بعض دفعہ تقویٰ اور دین کو نقصان دیتی ہے''۔

(اخبار الفضل 17/20 اپریل 1922)

''طلباء کو چاہئے کہ اپنے اندر دین کی روح پیدا کریں۔ میں نے پہلے ایک بار توجہ دلائی تھی تو اس کا بہت اثر ہوا تھا۔ بعض طلباء جو داڑھیاں منڈواتے تھے انہوں نے رکھ لیں۔ بعض سگریٹ پیتے تھے انہوں نے چھوڑ دیئے۔ اب معلوم ہوا ہے پھر یہ وبا نیں پیدا ہو رہی ہیں۔ پس میں پھر انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی اصلاح آپ کریں۔

(اخبار الفضل ۷ جنوری ۱۹۳۰ء)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

تمباکو کی نسبت فرمایا کہ یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو۔ مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے۔ اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرتؐ کے وقت یہ ہوتا تو آپؐ

باقی صفحہ (۱۰) پر ملاحظہ فرمائیں

دنیائے عیسائیت کی عجیب و غریب خبریں

(از۔ رشید احمد چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن)

آج کل عیسائی دنیا میں خوب ہلچل مچی ہوئی ہے۔ کہیں اس بات کا چرچا ہے کہ چرچ میں عبادت کیلئے آنے والوں کی تعداد میں دن بدن کمی ہوتی جارہی ہے کہیں چرچ کی آمدنی میں کمی اور اخراجات کی زیادتی کی خبروں کو اچھالا جارہا ہے کہیں ہم جنس پادریوں کی تقرری پر بحث جاری ہے اور کہیں چرچ کے اندر ہم جنس پرستوں کی شادیوں کا مسئلہ تیزی سے ابھر رہا ہے۔ کہیں پادریوں کے بچوں کے ساتھ جنسی تعلقات کے سکینڈل پر افسوس کا اظہار کیا جارہا ہے جس کی وجہ سے چرچ کی انتظامیہ کو ایسے بچوں کو جن کے ساتھ زیادتی کی گئی بھاری رقوم ہرجانے کے طور پر ادا کرنا پڑ رہی ہیں۔

CNN سی این این کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق امریکہ کی کیتھولک بشپس کانفرنس میں پیش کئے جانے والے ایک ڈرافٹ سروے میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۰ء تا ۲۰۰۲ء کے درمیانی عرصہ میں ۴۴۵۰ پادریوں پر بچوں کی طرف سے گیارہ ہزار جنسی تعلقات کے الزامات لگائے گئے۔ ان بچوں میں سے جن کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی ۷۸ فیصد کی عمریں ۱۱ تا ۱۷ سال تھیں جبکہ ۱۶ فیصد ۸ تا ۱۰ سال کے تھے اور ۶ فیصد کی عمریں ۷ سال یا اس سے بھی کم تھیں۔ اسی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان الزامات کی جب تحقیق کی گئی تو اُن میں سے ۶۷۰۰ الزامات درست نکلے اور ۱۰۰۰ جھوٹے ثابت ہوئے۔ ۳۳۰۰ الزامات کے بارہ میں تحقیق کرنے کی اس لئے ضرورت پیش نہ آئی کہ ان میں ملوث پادری مر چکے تھے۔

(The Nation London 18 Feb 2004)

اجتماعی عبادتوں کے نظام میں تبدیلی

حال ہی میں چرچ آف انگلینڈ نے اجتماعی عبادتوں کے نظام میں ایک نمایاں تبدیلی کا اعلان کیا ہے۔ چرچ کے انتظامیہ نے اتوار کے روز چرچ میں عبادت کیلئے آنے والوں کی تعداد میں کمی کو محسوس کر کے اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ آج کے دور میں چرچ میں عبادت کیلئے اتوار کا دن موزوں نہیں ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اتوار کے علاوہ بھی کسی اور دن عبادت کی جاسکتی ہے۔ چرچ کی اعلیٰ انتظامیہ نے ویسٹ منسٹر میں منعقدہ ایک حالیہ میٹنگ میں غور و خوض کے بعد ایک رپورٹ پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے جس کی رُو سے اتوار کے علاوہ دوسرے دنوں میں مختلف طرز کی اجتماعی عبادات کی ترغیب دی گئی ہے اور کیفے گرجا گھر قائم کرنے کی تجویز کو سراہا ہے یہ اہم رپورٹ انگلستان کے میڈسٹون کے علاقہ کے بشپ ریورنڈ گراہم کرے (Rev. Graham Cray) کی سربراہی میں کام کرنے والی کمیٹی نے تیار کی ہے۔

اس اجلاس میں بعض پادریوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بعض جگہوں پر وہ مڈویک میں ایسی اجتماعی عبادتوں کے انتظام پر مجبور ہوگئے ہیں کیونکہ عیسائیوں کی اکثریت اتوار کے دن چرچ میں عبادت کیلئے جانا پسند نہیں کرتی یا کسی مجبوری کے تحت وہ اتوار کو چرچ نہیں جاسکتے۔ انہوں نے رپورٹ کی اس سفارش پر عمل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ اب چرچ کو روایتی نظام کی بجائے ایک مشن کے طرز پر چلانا ہوگا کیونکہ معاشرے میں جس قدر سیر و تفریح، کھیل اور پکنک منانے کے مشاغل زیادہ رواج پکڑتے جائیں گے اسی قدر عیسائیت زوال پذیر ہوتی جائے گی۔

چونکہ یہ رپورٹ ایسے وقت میں سامنے آئی جب ایک سروے کے مطابق ملک بھر میں اتوار کے دن چرچ میں عبادت کیلئے آنے والے بالغ افراد کی تعداد کم ہوتے ہوتے ۸ لاکھ ۳۵ ہزار تک پہنچ گئی ہے اس لئے اس بات کو محسوس کیا گیا کہ چرچ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے نمایاں تبدیلیوں کی ضرورت ہے چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ **معاشرہ میں کلچرل تبدیلی کی بنا پر عیسائیوں اور روحانی سکون کے متلاشیوں کیلئے شراب خانوں، یوتھ کلبوں اور کمیونٹی سنٹروں میں بھی خداتعالیٰ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔** کمیٹی نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ کئی جگہوں پر پہلے سے ہی ایسا ہو رہا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کے دور میں ہماری سوسائٹی میں اتوار کا دن چرچ ڈے نہیں رہا بلکہ وہ فیملی ڈے یا (DIY) ڈی آئی وائی ڈے یا سپورٹس کلب ڈے یا پھر اُس کام کیلئے جسے لوگ اتوار کے دن کرنا پسند کرتے ہیں بن چکا ہے۔ اگرچہ ابھی بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اتوار کے دن دیگر عیسائیوں سے ملنا پسند کرتے ہیں مگر ان کیلئے بھی باقاعدگی کے ساتھ ایسا کرنا مشکل نظر آرہا ہے۔

اس اجلاس میں کمیٹی کے اراکین کی توجہ لاطینی امریکہ میں رائج ایک قسم کی اجتماعی عبادت کی طرف بھی مبذول کرائی گئی جو کیفے چرچز یا "حق کے متلاشیوں کیلئے سروس" کے نام سے مشہور ہے۔

یہ ایک سکیم ہے جس کے تحت چرچ اپنی عمارت کا کچھ حصہ کرائے پر کافی شاپ یا شراب خانے کیلئے کچھ وقت کیلئے دیتا ہے اور وہاں موسیقی کے ساتھ عبادت بھی کی جاتی ہے چرچ کے موجودہ قانون کو بدل کر ان حصوں میں نائٹ کلبیں کھولنے کی بھی کوششیں ہو رہی ہیں۔

چرچ میں پادری عورتوں کی تقرری

ایک اور مسئلہ جو اس وقت انگلستان میں سلگ رہا ہے وہ پادری عورتوں کا ہے۔ آج سے دس برس پہلے یہ تحریک چلی کہ عورتوں کو بھی پادری کے عہدہ پر تعینات کیا جائے اور سب سے پہلی عورت جون اوسبورن کی بطور پادری تقرری ہوئی تھی جس کیلئے Synod میں باقاعدہ رائے شماری کرائی گئی تھی اور اسے لندن کے ایسٹ اینڈ کے علاقہ میں تعینات کیا گیا تھا۔ اب وہ ترقی کرکے ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے اور ایسی شہرت حاصل کر چکی ہے کہ اس کا نام پہلی بشپ عورت کے طور پر لیا جارہا ہے۔ وہ آج بھی چرچ کے ان لیڈروں کو جو عورتوں کو پادری بنانے کے خلاف ہیں قائل کرنے کیلئے بڑے زور شور سے سرگرم عمل ہے۔ جون اوسبورن نے اس بات کا بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس وقت جب کہ چرچ آف انگلینڈ کے دیگر گرجا گھروں میں عبادت کرنے والوں کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے اُس کے تحت ۴۲ گرجا گھروں میں اس تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس نے اپنے ان خیالات کا بھی اظہار کیا ہے کہ وہ ایسی عبادتوں میں موسیقی پر زیادہ خرچ کرنے کی حامی ہے۔ ہم جنس پرستی کے بارہ میں بھی اس نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے کہ چرچ کو ہم جنس پرستوں کے ساتھ فراخ دلی اور رواداری سے پیش آنا چاہئے۔

عورتوں کی بطور بشپ تقرری

جہاں آج سے دس سال قبل یہ بحث شروع ہوئی تھی کہ عورتوں کو پادری بنانا چاہئے یا نہیں وہاں آج یہ بات زیر بحث ہے کہ عورتوں کو بشپ کے عہدہ پر فائز کرنا چرچ کیلئے جائز ہے یا نہیں۔ کیونکہ عورتوں کو بشپ کے عہدہ پر رکھنے کیلئے پہلے چرچ کے Canon Law کو تبدیل کرنا ہوگا۔

ایک اور پادری عورت ریورنڈ Susan Restall کا کہنا ہے کہ یہ کام بہت مشکل ہے کیونکہ مثال کے طور پر ابھی تک برمنگھم کے ۵۰ فیصد چرچ پادری عورتوں کے حق میں نہیں ہیں۔ وہ لوگ اب بھی یہ دلیل دیتے ہیں کہ بائبل کے مطابق چرچ کا لیڈر صرف مرد ہی ہوسکتا ہے۔ عورت اس کام کی اہلیت نہیں رکھتی۔

بشپ آف فلھم لندن ریورنڈ جان براڈ ہرسٹ بھی پادری عورتوں کی تقرری کے خلاف ہے۔ وہ اسے عیسائیت کی تعلیم کے خلاف قرار دیتا ہے۔ اس کے خیال میں ان دو دھڑوں میں بٹنے کے باوجود چرچ اپنے راستہ پر گامزن رہ سکتا ہے لیکن اگر بشپ عورتوں کی تقرری کی اجازت دے دی گئی تو چرچ کا موجودہ سیٹ اپ برقرار نہیں رہ سکتا۔ اس سے ایک اور فرقہ جنم لے گا گو وہ چرچ آف انگلینڈ کا حصہ ہی سمجھا جائے گا۔☆

بقیہ صفحہ (9)

پس ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان خیال کرتا ہے اُسے چاہئے کہ ہر ایک لغو فعل سے پرہیز کرے۔ اور قرآن کے حکم والذین ھم عن اللغو معرضون کا عملی نمونہ دکھائیں۔ چونکہ یہ حکم قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک حکم ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اسکے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔"

اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے یہ ایک لغو اور بے ہودہ حرکت ہے۔ ہاں سکرات میں اسے شامل نہیں کرسکتے۔ اگر علاج کے طور ضرورت ہو تو منع نہیں ہے۔ ورنہ یونہی مال کو بے جا صرف کرنا ہے عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا"۔ (البدر ۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

"حقہ کا ترک اچھا ہے منہ سے بو آتی ہے ہمارے والد صاحب مرحوم اس کے متعلق ایک شعر پڑھا کرتے تھے۔ جس سے اس کی برائی ظاہر ہوتی ہے"۔ (فتاویٰ احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۵۹)

"انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دُنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں۔ بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے۔ بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو منع کہتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں ...... اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے۔" (البدر ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء)

بدر کی مالی اعانت کرکے عنداللہ ماجور ہوں

ناریل ایک بیش قیمت غذا

ناریل کا پانی صرف تازگی بخش مشروب ہی نہیں ایک مقوی خوراک ایک بہترین ٹانک بھی ہے کیونکہ یہ وٹامن اے معدنیات اور پروٹین سے مالا مال ہوتا ہے

ناریل سے ہمارے ملک کے ان تمام علاقوں کے لوگوں کی روزی روٹی برقرار رہتی ہے، جہاں کثرت سے اس کی پیداوار ہوتی ہے۔اس سے مختلف چیزیں بنائی جاتی ہیں، کیونکہ جڑ سمیت ناریل کا پورا درخت کسی نہ کسی شکل میں کام آتا ہے۔اس کا گودا کئی شکلوں میں کھانے کے قابل ہے۔اسکے ریشے سے صنعتی خام مال فراہم ہوتا ہے، اس کی رسی چھپر باندھنے کے کام آتی ہے، اس کی چھال کھوکھلی کر کے مچھلیاں پکڑنے کے ڈونگوں کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ایسا سمجھا جاتا ہے کہ اس کی جڑیں مسوڑوں کے لئے مفید ہوتی ہیں۔

درحقیقت، ناریل کی پیداوار کرنے والے ممالک اس سے تقریباً 170شیا تیار کرتے ہیں اور ان کی برآمدات کرتے ہیں۔ناریل کے تیل پر مبنی الکحل سے لے کر دستکاریوں تک، 40 سے زیادہ غیر روایتی مصنوعات ناریل سے تیار کی جاتی ہیں۔یہ بھی ناریل کی پیداوار والے علاقے کی معیشت کے لئے ایک نعمت ہیں۔ہندستان میں اس کی تجارتی اہمیت کے علاوہ ناریل سماجی اور مذہبی تقریبات کا ایک حصہ ہوتا ہے۔مہاراشٹر، کرناٹک اور گجرات میں کسی کو ناریل پیش کرنا عزت افزائی سمجھی جاتی ہے۔

ناریل کی پیداوار کرنے والے ممالک میں ہندوستان کا تیسرا نمبر ہے۔ انڈونیشیا اور فلپائن بالترتیب پہلے اور دوسرے نمبر پر ہیں۔ ناریل کی پیداوار پورے ملک میں مجموعی طور سے 1.78 ملین ہیکٹیئر رقبہ پر کی جاتی ہے۔اس کی شرح پیداواریت فی ہیکٹیئر تقریباً 7000 گریاں ہیں، جن سے ایک سیزن میں 12000 سے زیادہ ناریل حاصل ہوتے ہیں۔یہ پودکاری کی ایک اہم فصل ہے نیز خاص طور سے ملک کے ساحلی اور جنوبی خطے میں تقریباً10 ملین لوگوں کے لئے ذریعہ معاش اور اطمینان کا باعث ہے۔کرناٹک، تمل ناڈو، کیرالہ اور آندھر پردیش کو ناریل کی پیداوار والی پٹی کہا جاسکتا ہے۔اس کے بعد گوا، مہاراشٹر، اڑیسہ، مغربی بنگال، آسام، پانڈیچیری نیز لکشدیپ اور انڈومان ونکوبار جزائر کا نمبر آتا ہے۔

گذشتہ دودہائیوں کے دوران ناریل کے فروغ سے متعلق بورڈ کی مدد اور کوششوں سے شمال اور شمال مشرق کے مزید علاقوں کو ناریل کی کاشت کے تحت لایا گیا ہے۔

ناریل درحقیقت ایک حیرت انگیز درخت ہے۔اس کے سرسبز وشاداب درخت مناظر کی خوبصورتی کو دوبالا کرتے ہیں۔ناریل انتہائی پر تغذیہ ہوتا ہے۔یہ اپنے فطری فوائد اور شفا بخش خصوصیات کے لئے کافی اہمیت کا حامل ہے۔ناریل کا تیل تیزابوں سے مالا مال ہوتا ہے، جو وائرل مخالف اور جراثیم مخالف ہوتے ہیں۔اسے ایچ آئی وی/ایڈز کے مریضوں میں وائرس کے اثرات کو کم کرنے میں موثر پایا گیا ہے۔تھائرائیڈ کے عارضہ کے لئے ناریل کا تیل جسم کے میٹابولزم کو بہتر بنانے اور وزن کو کم کرنے میں معاون ہوتا ہے۔

ناریل کے تیل کے قابل خوردنی حصہ کے فی 100 گرام میں 41.6 فیصد روغن ہوتا ہے۔اس کے تیزاب نقصاندہ نہیں ہوتے ہیں۔ناریل کا تیل کیرالہ میں اور تمل ناڈو کے کچھ حصوں میں کھانا پکانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ملک کے باقی حصے میں اس کی خشک گری خشک میوے کے طور پر کھائی جاتی ہے۔

نرم ناریل ایک بیش قیمت خوراک ہے۔اس کی جیلی کی طرح نرم اور پانی بھری گری میں مختلف اینزائمس ہوتے ہیں۔ جو آسانی سے ہضم ہو جاتے ہیں۔تازے ناریل کا پانی تغذیہ کی کمی والے بچوں کے لئے مقوی خوراک ہے، کیونکہ یہ وٹامن اے معدنیات اور پروٹین سے مالا مال ہوتا ہے۔ناریل کا پانی صرف ایک تازگی بخش مشروب ہی نہیں ہوتا ہے، بلکہ ایک بہترین ٹانک بھی ہوتا ہے، کیونکہ مکمل طور سے تیار ایک ناریل کے پانی میں جو تقریباً450 سی سی ہوتا ہے۔آئرن کاپر فاسفورس سلفر پوٹاشیم کیلشیم سوڈیم اور کلورین جیسی متعدد معدنیات اور وٹامن ہوتے ہیں۔

ناریل کو اس کے طبی خواص کی وجہ سے مختلف شکلوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔یہ پیٹ کے کیڑے مارنے میں بھی موثر ثابت ہوتا ہے۔ پیشاب سے متعلق بیماریوں میں ناریل کا پانی مفید ہوتا ہے۔یہ بخار، کالرہ، وغیرہ میں بھی مفید ہوتا ہے۔درحقیقت قے کے معاملے میں یہ خوراک اور دوا دونوں کا کام کرتا ہے۔ناریل کا تیل جلد کی خرابیوں کے معاملے میں بھی معالجاتی تاثیر رکھتا ہے۔یہ جلد کے لئے مختلف مرحموں میں بنیادی جزو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔یہ بالوں کے لئے ایک اچھا ٹانک ہے۔اس سے بال کالے اور گھنے رہتے ہیں۔ ناریل کا تیل دراصل خارش، جلنے اور پیٹ کے کیڑوں کی ایک گھریلوں دوا ہے۔

روایتی طور سے ناریل کی پیداوار اس کے تیل اور گھروں میں بنائی جانے والی مٹھائیوں میں استعمال کے لئے کی جاتی ہے۔شوربے اور چٹنیوں میں اس کے استعمال سے سبھی واقف ہیں۔نئی نئی ٹکنالوجیوں کی مدد سے اور ناریل کے فروغ سے متعلق بورڈ کی حوصلہ افزائی سے، ناریل سے بنے جام، استعمال کے لئے تیار ناریل کی کریم پینے کے لئے تیار ناریل کے پانی وغیرہ کی شکل میں نئی نئی مصنوعات بازار میں آرہی ہیں۔

ناریل کے فروغ سے متعلق بورڈ نے کچھ تجارتی مصنوعات کو بازار میں لانے کے لئے کچھ دیگر ایجنسیوں کے ساتھ اشتراک عمل کیا ہے۔صحت کے لئے سازگار فصل ہونے کے علاوہ ناریل خول اور ریشوں سے بنی دستکاریوں جیسی گھریلو صنعت کی مصنوعات کے لئے کافی اہمیت کا حامل ہے۔ریشے سے متعلق صنعت گدے، پائے دان اور چٹائیاں تیار کرتی ہیں پلائی ووڈ اور لیمینیڈ بورڈ کی صنعت میں ناریل کے خول کی کافی مانگ ہے۔

ناریل کی پودکاری ماحولیات کے لئے سازگار ہے۔ان کے بڑے بائیوماس، پتیوں، تنوں اور بلکس سے سالانہ فی ہیکٹیئر 6 سے 8 ٹن نامیاتی مادے کی پیداوار ہوتی ہے۔یہ ایک بہترین نامیاتی کھاد ہے۔

یوم تحریک جدید مورخہ ۹ر اپریل ۲۰۰۴ء کو منایا جائے

☆-امراء صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا "یوم تحریک جدید" ۹ر اپریل ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے۔☆-اس موقع پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے احباب جماعت پر تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کریں۔☆-خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور اُن کی حکمت اور اہمیت بیان کی جائے۔نیز تحریک جدید کے ذریعہ جماعت احمدیہ پر ہونے والے انعامات وافضال کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اسی طرح جماعت کے ہر فرد کو خواہ مرد ہو یا عورت ہو جوان ہو یا بچہ اس الٰہی تحریک میں حسب توفیق حصہ لے کر شامل ہونے کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔**نوٹ**:-اگر کسی وجہ سے ۹ر اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتیں فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "یوم تحریک جدید" منائیں۔اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان)

بقیہ صفحہ (8)

دنیا کے ان تمام احمدیوں کو بھی جو آج براہ راست اس آواز کو نہیں سن رہے لیکن کل یا پرسوں سن سکیں گے۔ دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کرتا ہوں"

آپؒ مزید فرماتے ہیں

"..........ہمارے لئے خوشیاں ایسی مقدر ہو چکی ہیں جو ہماری راتوں کو بھی دن بنا دیں گی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ایک ذرہ بھی مجھے اس بات میں شک نہیں کہ نئی صدی احمدیت کیلئے نئی نئی خوشیاں لیکر آنے والی ہیں۔

پس خوشی سے اچھلو اور کودو اور خدا کی رحمتوں پر شکر کرنے کیلئے اور تیاری کرو.....آپ خوش رہیں اور خداتعالیٰ آپ کی خوشیاں مزید بڑھاتا چلا جائے گا"

(بحوالہ اخبار بدر ۲۰/۲۷ اپریل ۱۹۸۹ء)

اس عظیم الشان خطاب سے ایک ہفتہ قبل خطبہ جمعہ میں آپؒ فرماتے ہیں۔

"میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اگلی صدی میں تم یہ نظارے دیکھو گے کہ عظیم الشان طاقتوں کے پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے ہموار میدانوں کی طرح تمہارے سامنے بچھا دئے جائیں گے۔اور احمدیت کی فتح کے گھوڑے اور اسلام کی فتح کے گھوڑے دندناتے ہوئے ان کی چھاتی کے اوپر سے گذرتے چلے جائیں گے۔اور پھر اگلی دنیاؤں اور پھر مزید اگلی دنیاؤں کو فتح کرتے چلے جائیں گے....."

(خطبہ جمعہ ۱۷ مارچ ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

بحوالہ اخبار بدر ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسیح موعود کو السلام علیکم پہنچایا یہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک پیشگوئی ہے نہ عوام کی طرح معمولی سلام۔ اور پیشگوئی میں آنحضرت ﷺ مجھے بشارت دیتے ہیں کہ جس قدر مخالفین کی طرف سے فتنے اٹھیں گے اور کافر اور دجال کہیں گے اور عزت اور جان کا ارادہ کریں گے۔اور قتل کیلئے فتویٰ لکھیں گے۔خدا ان سب باتوں میں انکو نامراد رکھے گا۔اور تمہارے شامل حال سلامتی رہے گی اور ہمیشہ کیلئے عزت اور بزرگی اور قبولیت اور ہر ایک ناکامی سے سلامتی صفحہ دنیا میں محفوظ رہے گی۔جیسا کہ السلام علیکم کا مفہوم ہے۔

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۳۱ روحانی خزائن جلد ۱۷)

ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7.6.03 کو چلڈرنز کارنر میں بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے خصوصاً ربوہ کے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"سلام کو رواج دیں"

نیز آپ نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ "ہر طرف سلام سلام کی آوازیں آرہی ہوں"۔

آئیں ہم حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا اور رسول کے دئے ہوئے 'سلام' کے ہتھیار سے دنیا کو اسلام کیلئے فتح کریں۔آمین۔

اٹلانٹا عجائب گھر نے رعمیسس اوّل کی Mummy مصر واپس بھیج دی

لگ بھگ ۳۳۰۰ سال قبل جب رعمیسس اوّل (Ramesses-1) کو سپرد خاک کیا گیا تھا اس وقت اس کے خواب و خیال میں بھی نہ ہوگا کہ زیر زمین دنیا سے شروع ہونے والا اس کا یہ سفر اسے نیاگرا فالز Niagara Falls، نیویارک اور اٹلانٹا جارجیا لے جائے گا۔ لیکن بعد از مرگ سیر و سیاحت اور امریکہ کے سفر کے تقریباً ۱۵۰ برس بعد قدیم مصر کا یہ حکمران اب وطن لوٹ گیا ہے۔

Emory یونیورسٹی کے کارلوس میوزیم کے حکام نے ۲۴ اکتوبر کو اٹلانٹا میں ایک تقریب میں اس حنوط شدہ لاش (Mummy) کے جسے عموماً رعمیسس اوّل کی لاش سمجھا جاتا ہے، مصر کے ممتاز ترین ماہر آثار قدیمہ اور قدیم زمانوں کی باقیات کے بارے میں مصر کی سپریم کونسل کے سیکرٹری جنرل Zahi Hawass کے سپرد کیا۔

قدیم مصر، نوبیا اور مشرق قریب کے شاہکار اور آرٹ کے منتظم (Curator) پیٹر Lacovara نے کہا کہ اضطراب کے اس دور میں یہ بات خاص طور پر برمحل ہے کہ اٹلانٹا کے عوام نے ازراہ دوستی یہ ممی (Mummy) مصری عوام کو اس جذبے سے واپس کی ہے کہ پوری دنیا ثقافتی لحاظ سے مشرق وسطیٰ کی مقروض ہے اور ہم سب اس مشترکہ ورثے کے امین ہیں۔

تقریب میں Zahi Hawass نے کہا کہ میرے لئے یہ بات باعث مسرت ہے کہ میں ایک ایسے بادشاہ کو ساتھ لیجا رہا ہوں جو ۱۵۰ سال سے زیادہ عرصے سے مصر سے دور تھا۔ اب ہم مصر میں اس کا شایان شان استقبال کریں گے۔ یہ تحفہ دینے پر ہم مائیکل سی C کارلوس میوزیم کو ہمیشہ یاد رکھیں گے اور مجھے امید ہے کہ دوسرے عجائب گھر ایسا ہی کریں گے۔

اس قدیم مصری حکمران کی امریکہ میں آخری تصویر ۲۴ اکتوبر کو صبح اتاری گئی بعد از اں ملکیت کی سرکاری طور پر منتقلی کیلئے اس کی Mummy کو ہوائی اڈے پہنچا کر وطن واپسی کے سفر کیلئے طیارے میں سوار کرایا گیا۔ اس فرعون کو سفر کی سہولت اعزازی طور پر ڈیلٹا ایئر لائنز اور ایئر فرانس نے مہیا کی۔

Zahi Hawass نے ۲۲ اکتوبر کی شام لیکچر دیا جس کا موضوع تھا "اہرام کے اسرار" انہوں نے اس موقع پر اپنی نئی کتاب بھی اپنے دستخطوں سے جاری کی جس کا عنوان ہے "ریگ زار کے اسرار: مصر کے ماضی کی کھوج" (Secrets of the Sands: My Search for Egypt's Past) لیکچر کے بعد Oriental Weavers کے بانی اور چیئرمین فرید خامس کی طرف سے فرعون رعمیسس کو رخصت کرنے کیلئے جمع ہونے والے عمائدین کے اعزاز میں شاندار عشائیے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

۲۶ اکتوبر کو مصری حکام نے قاہرہ کے عجائب گھر میں رعمیسس کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد فرعون کی Mummy اپنے سفر کے آخری مرحلے میں لکسر پہنچی (سابق یونانی شہر تھیبس جہاں سے اس نے ۱۲۹۳ قبل مسیح سے ۱۲۹۱ قبل مسیح تک بالائی اور زیریں مصر کی سلطنت پر حکومت کی) رعمیسس کی Mummy کو لکسر کے عجائب گھر میں مصری فوجی تاریخ کے مطالعے کے شعبے میں رکھا جائیگا۔

رعمیسس جن حالات میں تخت نشیں ہوا تھا ان کے پیش نظر اس کی آخری آرام گاہ کے لئے فوجی نمائش گاہ کا انتخاب انتہائی موزوں ہے۔ مصر کے ۱۹ ویں شاہی خاندان کے بانی رعمیسس کا اصل نام Paramessu تھا جس نے دریائے نیل کے ڈیلٹا کے شہر Avaris کے ایک فوجی کمانڈر کے گھر جنم لیا۔ فوجی کی حیثیت سے ترقی کرتے کرتے Paramessu، فوج کے سپہ سالار Horembeh کا انتہائی معتمد مشیر بن گیا۔ اس وقت شاہی خاندان کی بدنظمی اور انتشار سے فائدہ اٹھا کر سپہ سالار نے حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی۔ سپہ سالار Horemheb کا کوئی وارث نہیں تھا۔ اس نے موت کے وقت اپنے معتمد Paramessu کو بادشاہ بنا دیا۔ Paramessu نے تخت نشین ہو کر شاہی نام رعمیسس اختیار کیا جس کے معنی ہیں "راع کی لازوال قوت" مصری دیوتاؤں میں سورج کے دیوتا راع کو انتہائی طاقتور دیوتا کا درجہ حاصل تھا، رعمیسس، دیوتا راع (RA) کا سب سے زیادہ معتقد تھا۔

رعمیسس اوّل نے صرف دو سال حکومت کی اور ۱۲۹۱ قبل مسیح میں وفات پائی۔ تاہم اس نے مصر کی نئی سلطنت میں ایک انتہائی معزز اور نامور شاہی خاندان کا آغاز کیا۔ تاہم اس خاندان کی شہرت کا اصل سبب رعمیسس اوّل کا پوتا بنا جسے رعمیسس ثانی یا رعمیسس اعظم کہا جاتا ہے۔ اس نے ۷۰ سال سے زیادہ عرصہ مصر پر حکومت کی۔

کچھ عرصہ قبل تک رعمیسس اوّل کی Mummy کے ٹھکانے کے بارے میں معلومات غیر یقینی تھیں۔ قبر چوروں نے از منہ قدیم میں اس کے مقبرے میں لوٹ مار کی تھی اور بدیہی طور پر بڑے مذہبی پیشواؤں نے تقریباً ۱۰۳۰ قبل مسیح میں اس کی Mummy کو شاہی خانوادے کی ممیوں کے بڑے دفینے میں رکھ دیا تھا۔

۱۹ ویں صدی کے وسط میں لکسر کے قریب Deir El-Bahri کے علاقے کے مکینوں نے دفینے کا سراغ لگا کر نوادرات کو بین الاقوامی منڈی میں فروخت کرنا شروع کر دیا جس کی خبر پا کر سرکاری حکام نے بقیہ نوادرات کے تحفظ کیلئے اقدامات کئے۔

تاہم اس دوران رعمیسس اوّل کی Mummy سمیت بہت سے نوادرات غائب ہو چکے تھے۔ ۱۸۸۱ء میں سرکاری طور پر دفینہ کھولے جانے پر رعمیسس کی Mummy کا پتھر کا تابوت خالی پایا گیا تھا۔

دریں اثناء نیاگرا فالز، نیویارک میں عجائب گھر کے مالک تھامس Barnett نے اپنے نیاگرا فالز میوزیم Daredevil Hall of Fame کیلئے نوادرات حاصل کرنے کیلئے اپنے بیٹے کو مصر بھیجا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۸۶۰ء کے لگ بھگ اپنے ساتھ ایک Mummy لے کر آیا۔

ایک صدی سے زیادہ عرصے بعد جرمن ماہر مصریات Arne Eggerbrecht نے ممی کا معائنہ کر کے بتایا کہ یہ ممی رعمیسس اوّل کی ہو سکتی ہے۔

Emory یونیورسٹی کے کارلوس عجائب گھر نے ۱۹۹۹ء میں نیاگرا فالز میوزیم کے مصری نوادرات کا پورا ذخیرہ خرید لیا۔ اس کے بعد عجائب گھر اور یونیورسٹی کے ماہرین نے دستیاب تمام تر ٹیکنالوجی کی مدد سے Mummy کا معائنہ اور مطالعہ شروع کیا۔

حنوط شدہ لاش کی عمر کے متعلق ثبوت، اس کے اعضا کی حالت اور پوزیشن، حنوط کرنے کے مخصوص انداز اور قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود آنجہانی بادشاہ کے بیٹے اور پوتے کی حنوط شدہ لاشوں سے جسمانی تقابل اور موازنے کی بنیاد پر بالآخر یہ قرار دیا گیا کہ یہ درحقیقت رعمیسس اوّل کی گمشدہ Mummy ہے۔

عجائب گھر اور اٹلانٹا کے لوگوں نے یہ سوچ کر کہ وہ شاہی مہمان کو زیادہ دیر اپنے پاس روکنا نہیں چاہتے، رعمیسس اوّل کی ممی کو اس کے حقیقی ٹھکانے پہنچانے کے انتظامات کئے۔

("لاہور ہفت روزہ جنوری ۲۰۰۴ء صفحہ ۱۴")

✪✪✪

"سنجیدہ انکشاف"

لکھی ہوئی ہے یہی بات زیر عرش بریں
جھکاؤ غیر کے آگے کبھی نہ اپنی جبیں
یہی تو دعویٰ کیا تھا غرور والوں نے
جنہوں نے مصر بدر کر دیئے انہیں کے مکیں
اُسی نمود کا فرعون آیا صدیوں بعد
جو کر سکا نہ مسیح کے پسر کو زیر نگیں
جو رند ہو تو اٹھاؤ پیالۂ کوثر
زمانے بھر کی قناعت تمہیں ملے گی یہیں
بنادیا جنہیں رتم مسیح دوراں کا
یہ رفعتیں بھی تو حاصل حضور جاں کو ہوئیں
انہیں کے دور میں حرمت بھی ایم ٹی اے کو ملی
یہی صدائے محبت ہے انس و جاں نے سنیں
ہمیں تو جو بھی ملا بس نبیؐ کے در سے ملا
تری زمانے میں اس جیسا تو نہیں ہے کہیں
گماں نہیں ترے در پہ سدا رہے آدم
یقیں سے بڑھ کر یہی تو ہے اُس کا عین یقیں

(آدم چغتائی برمنگھم)

✪✪✪

بقیہ صفحہ: 16

جہاں طلباء نے رنگارنگ جھنڈیاں لئے حضور انور کا استقبال کیا۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر نے حضور کو ایک سکارف پہنایا اور سکول کے نیوی کیڈٹ نے سکول بینڈ کے ساتھ گارڈ آف آنر پیش کیا اور حضور انور کو سلامی دی۔ اس کے بعد حضور نے بورڈ آف گورنرز کے ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور نے ایک نمائش بھی ملاحظہ فرمائی اور کمپیوٹر سنٹر کا معائنہ کیا۔ پھر حضور اس جگہ تشریف لے گئے جہاں مسجد تعمیر کی جانی ہے۔ حضور نے مسجد کا نقشہ ملاحظہ فرمایا اور سنگ بنیاد کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اس موقع پر سکول کے اندر Thura کا ایک پودا بھی لگایا۔

اس کے بعد حضور Mangoase نامی قصبہ کیلئے روانہ ہوئے جہاں قریبی جماعتوں کے احباب جمع تھے۔ احباب نے حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ ہر کوئی خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ حضور نے یہاں حال ہی میں تعمیر ہونے والے مشن ہاؤس پر یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اس کے بابرکت ہونے کی دعا کی۔ حضور نے اس قصبہ میں تعمیر ہونے والی وسیع و عریض مسجد بھی دیکھی جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ۱۹۸۸ء کے دورہ کے موقع پر فرمایا تھا۔ اس کے بعد احمدیہ ہسپتال Agona Swedru کے لئے روانہ ہوئے۔ اس ہسپتال کا آغاز ۱۶؍ اپریل ۱۹۷۱ء کو ہوا تھا۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب اس کے پہلے انچارج تھے۔ ہسپتال سے باہر سڑکوں کے دونوں اطراف کھڑے احباب کی کثیر تعداد نے حضور انور کا استقبال کیا جب کہ مرد و زن کلمہ طیبہ کا ورد اور نعرہ تکبیر بلند کر رہے تھے۔ حضور نے ہسپتال کے مختلف شعبہ جات دیکھے حضور انور نے آپریشن تھیٹر کے موجودہ ٹیبل کو دیکھ کر فرمایا کہ جب ہسپتال شروع ہوا تھا تو اس وقت لکڑی کی عام ٹیبل تھی اس پر مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ حضور اس وقت بجلی بھی مہیا نہ تھی۔

روانگی سے قبل حضور انور نے خیر مقدم کے لئے تشریف لانے والے چیفس اور احباب کے پاس تشریف لا کر الوداعی سلام کیا اور ایسارچہ کے لئے روانہ ہوئے۔

دوپہر بارہ بجے احمدیہ سیکنڈری سکول اکمفی ایسارچہ (Ekumfi Essarkyir) پہنچے تو اساتذہ، احباب جماعت اور موقع پر موجود مہمانوں نے روایتی انداز میں ہاتھ ہلا کر استقبال کیا، نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔ اس سکول میں حضور انور ایدہ اللہ غانا میں اپنے قیام کے دوران اکتوبر ۱۹۷۹ء سے مارچ ۱۹۸۳ء تک پرنسپل رہے ہیں۔ سکول کے ائرفورس کیڈٹ نے سکول بینڈ کے ساتھ حضور انور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

حضور انور نے سکول میں Thurai کا پودا لگایا اور سکول کے نو تعمیر شدہ کلاس روم بلاک کا افتتاح فرمایا۔ حضور نے سکول کی ایک نمائش بھی دیکھی جس میں حضور انور کی بعض یادگاری تصاویر بھی آویزاں تھیں۔ اس موقع پر حضور انور نے ایک طالبعلم سے جو حضور انور کو شعبہ جغرافیہ کے چارٹس دکھا رہا تھا فرمایا: اگر تم فائنل امتحان میں ۸۰ فیصد نمبر لے لو تو میرا تم سے وعدہ ہے کہ غانا سے باہر کسی بھی یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم دلواؤں گا۔ اس خوش قسمت طالبعلم کا نام Enock Yaw Asamoah ہے جو سکول کے شعبہ آرٹس میں فائنل ائر کا سٹوڈنٹ ہے۔ اسی طرح حضور انور نے سکول کے ہیڈ ماسٹر کو Agric Dept یعنی زرعی شعبہ بھی کھولنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور نے کمپیوٹر سیکشن کا معائنہ بھی فرمایا جو اس چھوٹے سے کمرے میں ہے جہاں حضور کا بطور پرنسپل دفتر ہوا کرتا تھا۔ یہاں کمپیوٹر کی تعداد بہت کم تھی اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا اپنے کمپیوٹر سیکشن کو وسیع کر کے مجھے اطلاع دیں تو مَیں اس میں پانچ کمپیوٹر اور ائرکنڈیشن لگوا دوں گا۔ حضور انور نے ڈپٹی منسٹر فار انرجی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی آپ کو پانچ کمپیوٹر دیں گے۔ اس کے بعد حضور انور پرنسپل کے دفتر تشریف لے گئے اور وزیٹر بک میں تحریر فرمایا:

''یہ وہ سکول ہے جہاں میں نے قریباً چار سال خدمت کی توفیق پائی ہے اس لئے میرا اس کے ساتھ جذباتی تعلق ہے۔ مجھے اس بات کی از حد خوشی ہے کہ جس سکول کے لئے مَیں نے خون پسینہ ایک کیا آج حیران کن رفتار کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقیات سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ تمام طلباء اور سٹاف ممبران پر اپنا فضل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قوم اور معاشرہ کی ترقی و بہبود کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)''۔

اس کے بعد حضور انور ہیڈ ماسٹر کی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ یہ وہی مکان ہے جہاں حضور انور اپنی فیملی کے ساتھ رہائش پذیر رہے۔ حضور انور بے حد خوش تھے۔ گھر کے دو تین کمروں میں تشریف لے گئے اور پرانی یادیں تازہ کرتے رہے۔ حضور نے گھر سے ملحقہ پلیٹ فارم کے متعلق فرمایا کہ ہم یہاں اکثر شام کو بیٹھا کرتے تھے۔

اس کے بعد حضور جامعہ احمدیہ غانا کے کمپلیکس میں تشریف لے گئے۔ جہاں طلباء اور سٹاف نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح بھی فرمایا اور یہاں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اس وقت یہاں غانا، بورکینا فاسو، گیمبیا، گنی بساؤ، لائبیریا اور آئیوری کوسٹ سے تعلق رکھنے والے ۲۴ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ حضور نے ان کو قرآن مجید کا علم حاصل کرنے اور تفقہ فی الدین کی نصیحت فرمائی اور جملہ طلباء کو شرف مصافحہ بھی بخشا۔ حضور نے جامعہ کے احاطہ میں ایک پودا بھی لگایا۔

حضور جامعہ احمدیہ سے روانہ ہو کر غانا کے پہلے احمدی مکرم چیف مہدی آپا صاحب اور مرکزی مبلغ مکرم مولوی عبدالکریم خالد صاحب کی قبروں پر دعا کے لئے احمدیہ قبرستان اکرافو تشریف لے گئے اور پھر اکرا کے لئے روانہ ہو گئے۔

۱۵؍ مارچ بروز سوموار

تیسرے دن مورخہ ۱۵؍ مارچ کو حضور نے اکرا میں نیشنل ہیڈ کوارٹر کا معائنہ ہیڈ کوارٹر میں واقع وسیع و عریض دو منزلہ مسجد ''مسجد ناصر'' سے کیا۔ حضور اس کی دوسری منزل پر بھی تشریف لے گئے جو مستورات کے لئے بنائی گئی ہے۔ مسجد کے بعد حضور نے Exhibition Hall کا معائنہ فرمایا جس کی تعمیر صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر ہوئی تھی۔ نمائش میں اس گندم کے کچھ سٹے بھی رکھے گئے ہیں جو حضور انور نے اپنے قیام غانا کے دوران ٹمالے (Tamale) کے نواح میں کاشت کئے تھے۔ ذیلی تنظیموں کے مرکزی دفاتر کے معائنہ کے وقت حضور لجنہ کے دفتر میں بھی تشریف لے گئے جہاں مستورات نے ''اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِيْحُ جَآءَ الْمَسِيْحُ'' کے الفاظ مترنم آواز میں پڑھے اور کلمہ طیبہ کا روایتی انداز میں ورد کیا۔ اس کے بعد حضور مسلم پریس بھی تشریف لے گئے اور پریس کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

دو بجے بعد دوپہر حضور انور صدر مملکت غانا H.E.John Ajyekum Kufuor کے ساتھ ملاقات کے لئے ایوان صدر پہنچے۔ صدر مملکت کے کے چیف آف پروٹوکال نے حضور انور اور تمام قافلہ کو خوش آمدید کہا۔

مکرم امیر صاحب نے صدر صاحب سے ذکر کیا کہ خلافت کے انتخاب کے بعد صدر مملکت نے حضور کو مبارک باد کا پیغام بھیجا تھا اور دورے کی دعوت بھی دی تھی۔ بہت سے ممالک چاہتے تھے کہ حضور وہاں کا دورہ فرمائیں لیکن حضور نے سب سے پہلے غانا کے دورے کی خواہش کا اظہار کیا۔ صدر مملکت نے حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے ہی ملک میں تشریف لائے ہیں اور کہا کہ حضور کے منصب خلافت پر فائز ہونے اور روحانیت کے اس سفر میں غانا کی بھی عزت افزائی ہوئی ہے۔ اور کہا کہ ہم آپ کو غانین شمار کرتے ہیں اور جماعت کے اچھے کارناموں اور فعالیت پر فخر کرتے ہیں۔

صدر مملکت نے یہ بھی بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ ہمارا بہت اچھا تعلق تھا۔ ان کی وفات پر ہمیں بہت صدمہ ہوا لیکن آپ کے خلافت کے منصب پر فائز ہونے اور روحانی سفر میں ترقی پر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے اور روحانیت کے اس سفر کا کچھ حصہ غانا سے بھی حاصل کیا کیونکہ آپ کافی عرصہ غانا میں رہے ہیں۔

صدر مملکت نے بتایا کہ جماعت احمدیہ غانا ملک کی ترقی کے لئے غیر معمولی خدمات بجا لا رہی ہے۔ خصوصی طور پر تعلیم، صحت اور زراعت جیسے شعبوں میں بہت مدد کر رہی ہے۔ آپ کے تعلیمی اداروں میں بہت نظم و ضبط ہے اور ہم آپ کی جماعت کے ممبران کی خوبیوں سے آشنا ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ صدر مملکت نے حضور کی خدمت میں غانا کی حکومت اور عوام کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست بھی کی۔

حضور انور نے صدر مملکت کو بتایا کہ اگرچہ مَیں Courtesy Call کے لئے آیا ہوں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ مَیں اپنے ہی ملک میں آیا ہوں۔ اور فرمایا کہ غانا نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ حضور انور نے حکومت کا شکریہ بھی ادا کیا کہ حکومت جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت تعاون کرتی ہے۔ اور یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ کی غانا کے لئے خدمات سے وہ مطمئن ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں غانا سے ۱۹۸۵ء میں واپس گیا تھا۔ لیکن اب جو مَیں نے تھوڑا بہت دیکھا ہے اس سے صاف نظر آ رہا ہے کہ غانا میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ خصوصاً شاہراہوں (Roads) میں غیر معمولی ترقی نظر آتی ہے۔ اس عرصہ میں غانا نے بہت ترقی کی ہے۔ حضور انور نے غانا کی حکومت اور غانا کے عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دعا کی۔

حضور انور نے صدر مملکت غانا کو ایک شیلڈ بطور تحفہ عنایت فرمائی جس میں اوپر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے الفاظ کندہ تھے اور نیچے درج ذیل الفاظ درج تھے:

With the compliments of Hazrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the World wide Ahmadiyya Muslim Community

اس کے بعد حضور انور اور وفد کے ساتھ تصاویر اتاری گئیں۔ بعد ازاں صدر مملکت نے حضور انور اور وفد کی خدمت میں مشروبات وغیرہ پیش کئے۔ یہ ملاقات اور گفتگو قریباً ۳۰ منٹ جاری رہی۔ صدر مملکت غانا نے حضور انور کو باہر سیڑھیوں تک چھوڑنے آئے۔ غانا کے قومی ٹیلی ویژن نے اور نیشنل نیوز نے اس کو کوریج دی۔

اس کے بعد حضور Tema کے لئے روانہ ہوئے جہاں جماعت کی ایک بڑی تعداد حضور کے دیدار کے لئے موجود تھی۔ حضور انور اور بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے گئے۔ حضور نے سارے موجود احباب کے قریب جا کر ان کے نعروں کا جواب دیا۔ اور مسلم پریس کی نئی عمارت کی نقاب کشائی فرمائی۔ اور مشن ہاؤس کے احاطہ میں واقع مسجد کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے اندر بھی تشریف لے گئے اور جونیئر سیکنڈری سکول کی عمارت اور اس کے ساتھ احمدیہ پرائمری سکول کی عمارت زیر تعمیر ہے اس کا معائنہ فرمایا اور سکول کے سٹاف کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

مضامین نظمیں اور رپورٹیں وغیرہ ایڈیٹر بدر کے نام
اور مالی معاملات کیلئے مینیجر بدر کے نام چٹھی لکھیں

احمدیہ مسلم جماعت چنئی کا پہلا کامیاب جلسہ سالانہ

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی شرکت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۴ و ۱۵ فروری ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ و اتوار احمدیہ مسلم جماعت چنئی کا پہلا دو روزہ جلسہ سالانہ مسمی بہ "چنئی کانفرنس ۲۰۰۴ء" نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔

ہماری سب سے بڑی خوش قسمتی یہ تھی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے ہماری دعوت کو ازراہ شفقت قبول فرماتے ہوئے کانفرنس میں شرکت کیلئے مع بیگم صاحبہ سلمہا اللہ مورخہ ۰۴-۲-۱۲ صبح ۹:۳۰ بجے چنئی پہنچے۔ امیر جماعت احمدیہ چنئی مکرم ایم بشارت احمد صاحب، کانفرنس کمیٹی کے ممبران کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب و مستورات حضرت صاحبزادہ صاحب کے استقبال کیلئے چنئی ائرپورٹ میں جمع ہوئے تھے۔

کانفرنس سے ایک دن قبل جمعۃ المبارک کا خطبہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ارشاد فرمایا۔ آپ نے خطبہ میں آنحضرت صلعم کے مبارک زندگی سے متعدد ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا۔

افتتاحی اجلاس: مورخہ ۰۴-۲-۱۴ بروز ہفتہ اس کانفرنس کا افتتاحی اجلاس چنئی جی این شیٹی روڈ میں واقعہ پی ٹی تیاگہ رائے A/c ہال میں منعقد ہوا۔ اس ہال کے احاطہ کو رنگ برنگے جھنڈے وغیرہ لگا کر مزین کیا گیا تھا۔ آیات قرآنی احادیث اور اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بینرز بھی لگائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مشہور عالم تصنیف Revelation Rationality Knowledge & Truth کے مضامین کو واضح کرنے والے بیسیوں فوٹوز بھی نمائش کیلئے رکھے گئے تھے جماعتی کتب کا ایک بک سٹال بھی لگا ہوا تھا۔

لوائے احمدیت کے لہرائے جانے کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز حضرت صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوٹار کی تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کے بعد عزیزم محمد اسد اللہ صاحب نے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم ایم بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چنئی نے استقبالیہ خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں چنئی میں احمدیت کا پیغام پہنچ جانے، 11 صحابہ کا چنئی میں موجود رہنے کا ذکر کرنے کے بعد متعدد ادوار میں چنئی میں جماعت کی ترقی کیلئے قربانیاں کرنے والے اور خدمات بجا لانے والے مرحومین کا بھی ذکر خیر کیا۔ نیز چنئی میں خدمت بجالانے والے مبلغین کرام کا بھی ذکر کیا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ افتتاحی خطاب اور دُعا کے بعد مکرم اے پی وائی عبدالقادر صاحب صوبائی امیر تامل ناڈو نے تقریر کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا احمدیت نے دنیا کو کیا دیا۔

بعد ازاں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے خلافت کی اہمیت اور خلیفہ وقت کی اطاعت کے عنوان پر تقریر کی۔ نماز ظہر و عصر اور طعام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی زندگی پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا تیار کردہ ڈاکیومنٹری فلم بڑے پردے پر دکھائی گئی۔ اس میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ فلم مکرم مولوی محمد احسن صاحب غوری اور مکرم رشید احمد صاحب طارق کی مدد سے تامل زبان میں تیار کیا گیا تھا جس سے تامل جاننے والے احباب و مستورات خوب مستفیض ہلائے۔ لحمدللہ جزاھم اللہ احسن الجزاء

دوسرا اجلاس: چنئی کانفرنس ۲۰۰۴ء کا دوسرا اجلاس "Humanity First" کے نام سے بین المذاہب جلسہ کے طور پر منعقد کیا گیا۔ یہ اجلاس مکرم ایم بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چنئی کی زیر صدارت شام ۵ بجے شروع ہوا۔ مکرم مزمل احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کے بعد مکرم مولوی رفیق احمد صاحب نے نظم سنائی۔ اس کے بعد ہندو مذہب کی نمائندگی میں محترم اُما شری صاحبہ، بدھ مذہب کے رہنما چنئی جہابودی سوسائٹی کے پردھم سوامی محترم رتن جیوتی صاحب، سکھ مذہب کے نمائندہ محترم ای ایس سیٹھی صاحب نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات کی روشنی میں انسانی اقدار پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرالہ نے انسانیت کے قیام میں جماعت احمدیہ کا کردار کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد ہمارے قابل احترام مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مذہبی رواداری کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا نہایت ہی احسن رنگ میں تذکرہ فرمایا آپ نے رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات کے حوالہ سے آپ کے دشمنوں کی طرف سے دیئے جانے والے مظالم اور اذیتوں کا ذکر فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دشمنوں سے کئے جانے والے حسن سلوک کا تذکرہ فرمایا۔

بعد ازاں اس اجلاس میں شرکت کرنے والے مختلف مذاہب کے مقررین کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے شکریہ احباب ادا کیا۔ اس جلسہ کی کارروائیوں کو P.T.I اور مختلف اخبار کے نمائندوں نے بھی ریکارڈ کیا۔ M.T.A قادیان کے نمائندوں نے سارے پروگراموں کو ریکارڈ کرنے کے علاوہ بڑے پردے پر دکھایا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس: دوسرے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۰۴-۲-۱۵ صبح ۱۱ بجے احمدیہ مسلم مشن چنئی میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس مکرم اے پی وائی عبدالقادر صاحب صوبائی امیر تامل ناڈو کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ یہ اجلاس اسلامی گھریلو زندگی پر تھا۔ عزیز محمد خالد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم مزمل احمد صاحب مبلغ میلا پالیم نے نظم سنائی۔ اس کے بعد محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے موجودہ زمانے کی معاشرتی خرابیاں اور ان سے نجات پانے کے طریقہ پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تھی آپ نے قیام نماز نیز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے واقعات کے حوالہ سے حقوق زوجین، حقوق والدین تربیت اولاد پر نہایت ہی موثر خطاب فرمایا۔

اس اجلاس کے بعد نماز ظہر و عصر اور طعام کے بعد ۳:۳۰ بجے ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ اس میں احباب جماعت کے سوالات کے تسلی بخش جوابات مکرم اے پی وائی عبدالقادر صاحب، مکرم پی ایم محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ سلسلہ ملاپالیم نے دیئے۔

جلسہ سیرت النبیؐ: یہ اس کانفرنس کا آخری اجلاس تھا اس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے فرمائی مکرم سی ایچ شرف الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنئی کی تلاوت اور عزیزم محمد خالد صاحب کی نظم خوانی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے عنوان پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر نے تقریر فرمائی اس کے بعد مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر نے موجودہ زمانہ میں پورے ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی رفیق احمد صاحب نے نعت پیش کی۔ صدر اجلاس حضرت صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت سے پیار اور آپ کی خدمت انسانیت سے متعلق نہایت دلکش تقریر کی۔

خاکسار ایم نعیم احمد چیئرمین کانفرنس کمیٹی نے شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے ساتھ خدا کے فضل سے یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ اس کانفرنس میں تامل ناڈو کے متعدد مبلغین معلمین کرام کے علاوہ مختلف جماعتوں کے نمائندگان نے بھی شرکت کی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ ☆

اعلان نکاح

مورخہ 23.12.03 کو مکرم مبارک احمد بدر آف اسپین ولد مکرم محمد دین بدر درویش قادیان مرحوم کا نکاح عزیزہ عرشی عفت دختر مکرم ماسٹر سعید احمد آف ڈھول پور راجستھان کے ساتھ دو لاکھ روپے 2,00000 انڈین کرنسی میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ نے مسجد مبارک میں پڑھا بعدہ دعائیہ تقریب شادی عمل میں آئی۔ احباب کرام کی خدمت میں ہر دو خاندان کیلئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے باعث برکت ہونے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/100 (طاہر احمد بدر۔ ایم اے قادیان)

......محترمہ ڈاکٹر صوفیہ خانم بہار سے اپنے لڑکے عزیزم محمد ساجد احمد کی شادی جو مورخہ 25.1.04 بروز اتوار ہوئی۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور۔ اڑیسہ)

تقریب نکاح ورخصتانہ

خاکسار کے بیٹے عزیزم مظفر احمد ندیم ابن مبشر احمد صاحب آف کالابن کا نکاح عزیزہ فضیلت بیگم بنت مکرم محمد صادق صاحب آف چارکوٹ کے ساتھ مورخہ 15.2.04 کو مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت چارکوٹ نے مبلغ 50100 پچاس ہزار یکصد روپے حق مہر پر چارکوٹ میں پڑھا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ دونوں فریقین کیلئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (رشیدہ بیگم اہلیہ مبشر احمد آف کالابن)

......مکرمہ نیلوفر سلطانہ صاحبہ بنت مکرم عبد القادر خان کا نکاح مکرم روشن الحق صاحب ابن نجم الحق کے ساتھ 55555 روپے حق مہر پر خاکسار نے بھونیشور میں پڑھا۔ 14 فروری 04 کو شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر -/200 روپے۔

(سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور)

بنگلور میں جلسہ قومی یکجہتی و جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی شرکت

مورخہ ۱۶ رفروری ۲۰۰۴ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ طیارہ چنئی سے بنگلور بوقت چھ بجے بنگلور ایئر پورٹ پر پہنچے۔ مکرم امیر صاحب خاکسار (محمد کلیم خاں) صدر صاحب لجنہ اماء اللہ۔ ناظم صاحب مجلس انصاراللہ کرناٹک اور افراد جماعت استقبال کیلئے ایئر پورٹ گئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کا پوری شان کے ساتھ استقبال کیا گیا۔

۱۸ رفروری بروز چہار شنبہ احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں جلسہ قومی یکجہتی اور جلسہ سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز عصر منعقد کیا گیا۔ صدر جلسہ سیرت کمیٹی، مکرم امیر صاحب بنگلور کی ہدایت کے مطابق مکرم عظمت اللہ صاحب بنائے گئے۔ موصوف نے بہت محنت سے ذمہ داری ادا کی۔ نیز مکرم ظفر اللہ صاحب، مکرم حفیظ اللہ صاحب، مکرم برکات احمد صاحب سلیم، مکرم سلیم اللہ صاحب، مکرم سید ڈاکٹر اخلاق احمد صاحب جواز۔ سیرت کمیٹی کے ممبر مقرر کئے گئے۔ تمام ممبران نے اپنی اپنی ذمہ داری بخوبی سرانجام دی۔ شعبہ استقبال کے ناظم مکرم سمیع اللہ صاحب ناظم جلسہ گاہ مکرم سید شارق مجید صاحب قائد خدام الاحمدیہ ناظم قیام گاہ، مکرم برکت اللہ صاحب اور اقبال پاشاہ صاحب ناظم ضیافت مکرم برکات احمد صاحب سلیم مکرم نعمت اللہ نگران مسجد مکرم نصراللہ شریف صاحب۔ ناظم حفاظت مکرم کلیم اللہ صاحب ناظم آب رسانی وصفائی مکرم حشمت اللہ صاحب۔ ناظم بک اسٹال مکرم مولوی طارق احمد صاحب۔ ناظم بجلی و روشنی مکرم سلیم رضا صاحب۔ شعبہ تشہیر قریشی عبدالحکیم صاحب ناظم رجسٹریشن مکرم بی ایم خلیل احمد صاحب ناظم ویڈیو گرافی مکرم محمد سیف صاحب جلسہ میں طبّی معائنہ کا بھی شعبہ قائم کیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر جواز صاحب کی نگرانی میں محترمہ ڈاکٹر سیّدہ نصرت صاحبہ مکرم ڈاکٹر سید فضیلت سیف صاحب نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ۸۰ مریض کو چیک کیا اور فری دوائیاں دیں۔

مورخہ ۱۸ رفروری بعد دوپہر ۳ بجے لجنہ کا جلسہ احمدیہ مسجد میں شروع ہوا۔ حضرت آپا جان صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ شام ۵ بجے جلسہ قومی یکجہتی کا آغاز ہوا۔ اس جلسہ میں خاکسار نے تمام مقررین کا تعارف کروایا۔ جلسہ کے مہمان خصوصی حضرت میاں صاحب رہے۔ جلسہ کی صدارت مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور نے کی۔ جلسہ کا آغاز مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم مکرم محمد عبید اللہ صاحب قریشی نے پڑھ کر سنائی۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولانا کے۔ محمود احمد صاحب مبلغ انچارج کوئمبٹور نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''امن عالم کا قیام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے وابستہ ہے'' تھا نظم مکرم نصیر احمد صاحب سے پڑھ کر سنائی۔ مانو دھرم کے نمائندہ مکرم سوامی صومیہ نندا جی نے انسانیت کے موضوع پر تقریر کی۔ سکھ مذہب کے نمائندہ مکرم مہر چند رسنگھ بھاٹیہ صاحب نے امن اور شانتی کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم J.S ناتھن صاحب نمائندہ عیسائی مذہب نے بھی حالات حاضرہ میں امن کیسے قائم کیا جائے پر روشنی ڈالی جلسہ قومی یکجہتی کی آخری تقریر مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی ہوئی۔ آپ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب امام مہدی و مسیح موعودؑ کی پاکیزہ نصائح برائے قیام امن کے موضوع پر عالمانہ تقریر کی اور بتایا جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض ہی پوری دنیا میں امن کا قیام ہے۔ بنگلور کے واقفین نو بچوں نے ترانہ پیش کیا۔ (عزیز وجیہہ اللہ، رضی اللہ، افضال احمد خان، عدیل احمد ارسلان، صباحت احمد، جری اللہ، ارسلان احمد، فیصل احمد سہگل) آخر میں مہمان خصوصی حضرت میاں صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اگر ہم ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کریں تو قیام امن قائم ہوسکتا ہے۔ جلسہ کے آخر میں مکرم امیر صاحب بنگلور نے صدارتی خطاب فرمایا۔

دیگر مذاہب کے نمائندگان کی تواضع کا انتظام تھا۔ ہر سہ نمائندگان کو حضرت میاں صاحب نے جماعتی کتب تحفۃً دیں۔ جلسہ قومی یکجہتی ختم ہونے پر معاً بعد جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہا العالی ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز مکرم مولوی فضل حق خاں صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم مکرم برکات احمد صاحب سلیم ناظم مجلس انصاراللہ کرناٹک نے پڑھ کر سنائی۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم قریشی عظمت اللہ صاحب بنگلور سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور کی ہوئی۔ عربی قصیدہ مکرم کنجی احمد صاحب ماسٹر نائب امیر پینگاڈی کیرلہ نے پیش کیا۔ تقریر خاکسار کی بعنوان آنحضرتؐ بحیثیت رحمت العالمین ہوئی۔ نظم مکرم ایوب رضا صاحب تقریر مکرم مولوی کے۔ محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوئمبٹور کی ہوئی۔ آپ نے اُمت محمدیہ میں خلافت کی ضرورت واہمیت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

تقریر بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مرکرہ کنڑ زبان میں ہوئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کی طرف سے بدرگاہِ ذیشان خیر الانام ترانہ پیش کیا گیا۔

عزیز سید فاتح احمد ابن مکرم ڈاکٹر سید اخلاق احمد صاحب جواز کی تقریر ہوئی۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے اسلامی جہاد کی حقیقت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے جہاد کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔

سورب کے واقفین نو نے ترانہ پڑھا۔ آخر پر حضرت میاں صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ آج زندگی کی بقاء اور امن صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام مہدیؑ کی کامل اتباع سے وابستہ ہے۔ آخر پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد حاضرین جلسہ نے کھانا تناول فرمایا۔ جلسہ کے دوران حاضرین جلسہ کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

جلسہ کے دوران نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف غلط بیانی پر مشتمل لٹریچر پورے بنگلور شہر میں تقسیم کیا گیا۔ اور اخبار سالار میں بھی جماعت کے خلاف مضمون شائع کیا گیا۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

خصوصی درخواست دُعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بڑی صاحبزادی محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم کے پتہ میں پتھری کے سبب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کامیاب آپریشن ہوا ہے اور آپ روبصحت ہیں آپ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ ہیں آپ کی عمر اس وقت قریباً 90 سال ہے۔

محترمہ موصوفہ کی شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے احباب جماعت احمدیہ دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کی صحت میں برکت عطا فرمائے۔ آپریشن کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ (ادارہ)

آپ کے خطوط۔ آپ کی رائے

اپنی پارٹی کی خوبیاں بیان کریں دوسروں کی برائیاں نہیں

ماشاءاللہ ہفت روزہ بدر ترقی کی طرف گامزن ہے روز بروز اس کا معیار بڑھتا جارہا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ تازہ بتازہ لگایا جارہا ہے جو بے حد باعث مسرت ہے۔ جماعتی مساعی علماء کرام کے مضامین کے ساتھ ساتھ دنیا میں رونما ہونے والے خصوصی واقعات اور دیگر مفید معلومات سے اخبار بدر منور ہوتا ہے جس سے تمام قارئین بخوبی استفادہ کررہے ہیں۔ اس وقت بھارت میں الیکشن کی گہما گہمی ہے تمام چھوٹی بڑی سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف کیچڑ اچھالنے میں برسرپیکار ہیں۔ ہر قسم کے داؤ پیچ استعمال میں لائے جارہے ہیں۔ سیاستدان کُرسی اور اقتدار کی خاطر ووٹروں کو اپنی طرف لبھانے میں ہمہ تن مصروف ہیں اور پوری کوشش کی جارہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کیا جائے ایسے میں یہ اُمیدوار عوام کے سامنے جب اپنے خیالات کا اظہار کررہے ہوتے ہیں تو اکثر غیر مہذب طریقے سے ایک دوسرے کے خلاف طنز کررہے ہوتے ہیں جو کہ کسی بھی طرح ہمارے معاشرہ کو زیب نہیں دیتا ہے۔ ہمارا وطن بھارت ایک جمہوری اور سیکولر ملک ہے یہاں ہر مذہب کے لوگ رہتے ہیں اس لئے ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ اپنی زبان کو بے لگام نہ چھوڑیں کیونکہ ایسا کرنے سے ہم بھارت کو مضبوط نہیں بلکہ کمزور بنائیں گے سیاست دانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار روشن دماغ اور کھلے ذہن کے ساتھ کیا کریں اور ہمیشہ اصولوں کی پاسداری کرنی چاہئے۔ لہٰذا کوئی بھی منہ سے نکلی ہوئی غلط بات ہمارے ملک اور قوم کی بدنامی کا باعث بن سکتی ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ لَاتُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَایَرْحَمُنَا کہ اے اللہ ہم پر ایسے حاکم نہ مسلط کر جو ہم پر رحم نہ کرسکیں بلکہ ایسے حاکم مقرر کر جو کہ رحم و کرم اور عدل وانصاف سے کام لینا جانتے ہوں۔ ووٹ ایک طاقت ہے عوام کو چاہئے کہ وہ سمجھداری اور انصاف سے اس کو بروئے کار لائیں۔

(محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

دعائیہ خط

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خدام کم از کم ہر ماہ دعائیہ خط ضرور لکھیں۔ قائدین مجالس جملہ خطوط دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کے توسط سے بھی بھجوا سکتے ہیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** *Qadian*

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday, 13 April 2004 Issue No 15

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاریخ ساز دورۂ افریقہ

حضور انور نے اخباری نمائندوں سے فرمایا

"I have come to see my Loved ones"

گھانا کے صدر مملکت سے خصوصی ملاقات

رپورٹ دورہ 13/مارچ تا 17/مارچ 2004

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۳/مارچ ۲۰۰۴ء کو لندن سے روانہ ہو کر غانا کے وقت کے مطابق شام چھ بجے بخیریت غانا پہنچ گئے۔ قبل ازیں صبح ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر لندن مسجد سے ہیتھرو ائر پورٹ کیلئے روانہ ہوئے تو لندن مسجد کے احاطہ میں احباب جماعت نے حضور کو الوداع کہا۔ اجتماعی دُعا کے بعد روانگی ہوئی۔ ائر پورٹ پر مکرم امیر صاحب یو کے اور دوسرے جماعتی عہدیداران الوداع کہنے کیلئے ساتھ آئے۔

حضور انور کا جہاز جب غانا کے وقت کے مطابق شام ۶ بجکر ۳۵ منٹ پر اکرا کے انٹرنیشنل ائر پورٹ (Kotoka) پر اترا تو ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب حضور کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ کے جہاز سے اترتے ہی احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور خوب گرمجوشی سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے حضور پُرنور کا استقبال کیا اور حضور ایدہ اللہ کے گلے میں ایک روایتی سکارف پہنایا جس پر "Welcome to Ghana" کے الفاظ درج تھے۔ اس کے بعد ایک طفل نے حضور انور کی خدمت میں اور ایک ناصرہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

استقبال کیلئے آنے والوں میں مبلغین کرام، ریجنل صدران، ڈاکٹر صاحبان، مرکزی اساتذہ اور مرکزی مجلس عاملہ کے ممبران ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازارہ شفقت ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

صدر مملکت غانا کی نمائندگی میں ان کے پریس سیکرٹری نے حضور کا استقبال کیا۔ دیگر استقبال کرنے والوں میں ڈپٹی منسٹر آف انرجی، ڈپٹی منسٹر آف مائنز، سابق وزیر داخلہ مکرم الحاج الحسن یعقوب صاحب اور ممبر پارلیمنٹ موجود تھے۔ وی آئی پی لاؤنج میں پریس کانفرنس ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے حضور انور کا تعارف کروایا۔ حضور نے رپورٹرز کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا: "I have com to see my loved ones۔ یہاں مَیں اپنے پیاروں سے ملنے آیا ہوں۔ باقی باتیں جلسہ کے خطابات میں ہوں گی"۔

حضور انور نے صدر مملکت کے نمائندہ اور دیگر وزراء و ممبران پارلیمنٹ کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اس پریس کانفرنس میں ۳۰ رپورٹرز نے شرکت کی جن کا تعلق غانا ٹیلی ویژن TV3 اور غانا براڈکاسٹنگ کمپنی (GBC) سے تھا۔ ان میں ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے بھی شامل تھے۔

پریس کانفرنس کے بعد حضور انور کا قافلہ پولیس کی گاڑیوں کی Escort میں احمدیہ مسلم مشن غانا کے نیشنل ہیڈ کوارٹر کیلئے روانہ ہوا۔ دس منٹ کے بعد مشن ہاؤس میں آمد ہوئی جہاں لجنہ، انصار، خدام اور اطفال کی کثیر تعداد نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

۱۴/مارچ بروز اتوار

دوسرے دن حضور انور نے ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول گوموا پوئسن کا دورہ کیا باقی صفحہ ۱۳ پر

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

The First Islamic Digital Satellite Channel

mta

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	:	Asia sat 3S
POSITION	:	105.5 Deg. East
FREQUENCY	:	3760 MHz
MIN DISH SIZE	:	1.8 Metre
POLARISATION	:	Horizontal
SYMBOL RATE	:	2600Mbps
FEC	:	7/8
VIDEO PID	:	......
MAIN AUDIO PID	:	Auto
ENGLISH / URDU	:	Auto

Broadcasting Round The Clock

AUDIO FREQUENCY

URDU	:	FRENCH	:
ENGLISH	:	TURKISH	:
ARABIC	:	INDONESIAN	:
BENGALI	:	RUSSIAN	:

e-mail : info@alislam.org

لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Muslim TV AHMADIYYA International

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ☆۔ اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ ☆ اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی و روحانی کلاسز گلشنِ وقف نو اور بستان وقفِ نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں **جبکہ** سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ **ان کے علاوہ** زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ ہفت روزہ بدر، البشریٰ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ اور ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں **نوٹ**: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلافِ قانون ہے۔

اب ایشیا سیٹ 3S پر

MTA International, P.O. Box 12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 874 8344
Website: http: www.alislam.org/mta

MTA QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian -143516
Ph: 01872-220749 Fax : 01872 - 220105